اسوء التعزیر فی تصویر التصویر

از قلم

مناظرِ اسلام شیخ القرآن حضرت علّامہ
محمّد فیض احمد اویسی صاحب
(مدظلہ العالی)

باہتمام

صاحبزادہ عطا الرسول اویسی

— ناشر —

مکتبہ اویسیہ رضویہ جامع مسجد سیرانی
بہاولپور پاکستان

اسوء التعزیر
فی
تصویر التصویر

از قلم

مناظرِ اسلام شیخ القرآن حضرت علّامہ

محمّد فیض احمد اویسی صاحب

(مدظلہ العالی)

باہتمام

صاحبزادہ عطا الرسول اویسی

ناشر

مکتبہ اویسیہ رضویہ جامع مسجد سیرانی

بہاولپور پاکستان

تصویر کے شوقین سے

شوق ہے تجھ کو اگر تصویر سازی کا عزیز
جان پر کر رحم اور انجام کی تصویر دیکھ
پڑھ حدیثوں میں اشدھم عذابا کی وعید
بے خبر کیا جرم ہے اس جرم کی تعذیر دیکھ
بت شکن آبا ترے اور تجھ کو بت سازی کی دھن
ہائے کیا گردش ہے اپنے حال کی تغییر دیکھ
تو اسیر شاہد تہذیب مغرب ہے مگر
کس طرف لیجا رہا ہے یہ بت بے پیر دیکھ
رخ ترا پھرتا نہیں اب کیا ہوا سوئے حرم
ہے ترے پاؤں میں کیسی آہنی زنجیر دیکھ
کس قدر ناراض ہیں اس فعل سے رب و رسول
قبلہ ام حضرت اویسی کی ذرا تحریر دیکھ
گلشن اسلام پر کیا گر رہی ہیں بجلیاں !
فکر کر نادان اپنی کفر کی تدبیر دیکھ

گلشن، بہ الفاظ مولانا آسی صاحب —— ۲۸ رجب المرجب مطابق ۱۱/۶ ۲

گلشن فقیر کے سابق کاتب جناب سردار علی گلشن گجرات۔ ان کی نظم مذکور کی اصلاح و تزئین علامہ پروفیسر الحاج مولانا محمد حسین آسی (مدظلہ) نے فرمائی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

آجکل معاشرہ کی تباہی کا ڈھنڈورہ حکومت سے لیکر مشائخ کرام علماء عظام۔ جدید روشنی کے عوام تک پیٹا جا رہا ہے۔ لیکن غور سے دیکھا جائے تو معاشرہ کی خرابیوں کے سرخیل یہی[1] حضرات ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ سینما اور کالج و اسکول جیسے غلط ماحول میں خود اور اپنی اولاد خصوصاً نوجوان لڑکیوں کو اوباش لوگوں کو شکار کرنے کا موقعہ دینا اور پھر جنسی خواہش کو ابھارنے والے لٹریچر پڑھنا۔ اور پھر فوٹو۔ تصویر، خط و کتابت کے ذریعہ گندی فضا پیدا کرنا معاشرہ کے لیے سم قاتل ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ محفوظ رکھے غلط بیانی سے سینما اور کالج و سکول[2] کے غلط ماحول کی زینت ہیں تو حکام۔ امراء اور لیڈر قسم کے مشائخ اور علماء کے بچے اور بچیاں۔ مجھے تو ان لیڈروں پیروں اور لیڈر مولویوں سے رونا آتا ہے کہ ادھر تو وہ تقدس کے جبہ و دستار سے مزین اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس منبر و تلقین کی زینت۔ لیکن ان کے صاحبزادے اور نوجوان لڑکیاں سینما اور سکول و کالج جیسے غلط ماحول کے شیدائی۔

مجھے اس وقت صرف "فوٹو" کی خرابیوں سے متعلق گفتگو کرنی ہے کہ یہ ہمارے ملک ملت کا میٹھا زہر ہے جیسے ہم اسکے ظاہری مٹھاس کو چوس چوس کر گندے نالے میں داخل کئے جا رہے ہیں۔ جس کی ہمیں خبر بھی نہیں۔

---

[1] یعنی وہ حضرات جو صرف اپنی لیڈری کو قائم رکھنے کے لیے دنیوی رواج کی رو میں بہہ جاتے ہیں خواہ وہ حکام صاحبان ہوں یا لیڈر قسم کے پیر یا مولانا صاحبان۔

[2] یہاں وہ کالج و سکول مراد ہیں کہ جن میں اسلامی احکام کا احترام نہیں کیا جاتا۔

غور کیجئے

آج کل یہ بیماری اتنا عام ہو چکی ہے کہ جس کا روکنا محال نہیں تو غیر ممکن ضرور ہے۔ مثلاً

لیڈر مشائخ

اپنی نمائش یا پیر بننے کی ترویج یا اپنی دکان چمکانے کے ناجائز مجلسوں (یہاں تک کہ بعض بیباک لیڈر پیروں اور مولویوں کو تو ننگے چہرہ والی نوجوان لڑکیوں کے جلسوں میں صدارت کرتے دیکھا جاتا ہے) میں تشریف لیجاکر فوٹو کھینچنے والے کے سامنے سینہ تان کر بیٹھے فوٹو کھچواتے ہیں جس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ کل تمام اخباروں میں فلاں حضرات صاحب کے ذکرِ خیر کے ساتھ فوٹو شریف بھی ہوگا جو ایک طرف تو تشہیر ہوگی دوسری طرف دکان کو خوب پروان چڑھے گی۔ اور یہ نہ سمجھا کہ اس فعل سے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کا خدا تعالےٰ اور وہ حضرات کو جنکے سجادہ (مصلی) کے آپ زیب و زینت میں کتنا سخت ناراض ہونگے۔

نیز خوشامدی مریدوں نے تنور شیخ کی لالچ دیکر فوٹو کھینچ لیا۔ اور گھروں میں جا کر نحوست پھیلائی۔ آپ خود بھی سخت گناہ میں مبتلا ہوتے اور مریدوں کا بھی بیڑا غرق کیا۔ اور اس خرابی نے اتنا طول چڑا ہے کہ ہندو پاکستان کے بعض علاقوں میں اپنے پیر و مرشد کی تصویر (فوٹو) قرآن حکیم میں رکھی جاتی ہے قرآن مجید کھولنے کے بعد سب سے پہلے مرشد کے فوٹو کو آنکھوں سے لگایا جاتا ہے اس سعادت سے بہرہ اندوز ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے۔

(لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ)

بعض بدبخت تو یوں کرتے ہیں کہ اپنے پیر کی تصویر (فوٹو) کو دیوار میں آویزاں

کرتے ہیں پھر جس وقت اس تصویر کے سامنے گزرتے ہیں تو جھک کر سلام کرکے آگے کو گزر جاتے ہیں اور پھر اس طرف پیٹھ کرنا بھی گوارا نہیں کرتے۔

انتباہ: آج کل ناشران کتب نے حضور غوث اعظم۔ حضور اجمیری۔ غریب نواز۔ حضور گنجشکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم و دیگر بزرگوں کی تصویریں فوٹو بنا کر اس جرم کا بازار گرم کر رکھا ہے۔

بڑی تعجب تو اس ناشر پر ہے جس نے بڑھیا کے بیڑا کا نقشہ بنایا اور ایک بڑھیا عورت کے بجائے ایک نوجوان عورت کو دعا کے لیے کھڑا کر دیا اور سامنے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تسبیح دیکر بیٹھا دیا۔ (انا للہ و انا الیہ راجعون) فوٹو جیسے کوئی چودھری فارغ البال بیٹھا ہے کہ جس کی اولاد کاروبار خوب چلا رہی ہو۔

مسلمانو! یہ فوٹو ہمارے بزرگوں کے ہرگز نہیں۔ غور سے دیکھو تو وہ لوگ (فوٹو والے) ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے کسی گاؤں کے زمیندار نیک عادت کہ جس کے کمانے والے بہت ہوں اور وہ فارغ البال ہو کر تسبیح لیکر اللہ اللہ کرنے بیٹھ جائے خدارا انصاف کیجئے یہی فوٹو ان حضرات کے کس طرح ہو سکتے ہیں جبکہ ان فوٹو والوں کی داڑھیاں یک مشت سے کم اور بعض حضرات کی دو انگلیوں سے بھی کم۔ کیا معاذ اللہ وہ حضرات شریعتِ رسول علی صاحبہا السلام کے مخالف تھے جبکہ داڑھی کو ایک مشت سے کم رکھوانا گناہ کبیرہ ہے اگر خدانخواستہ صحیح بھی ہوں تب بھی تصویر اور فوٹو سخت اور بدتر گناہ ہے خواہ وہ عوام کی ہوں یا مشائخ کی۔ عوام کو چاہیئے کہ ایسے فوٹو خرید کر ضائع کریں۔

لیڈر علماء

جن میں مفتی۔ قاری۔ حفاظ سب شامل ہیں۔ یہ حضرات بھی قریب قریب اسی غلط مقصد کو لیکر فوٹو کھچوانے کے مرتکب ہوتے ہیں

خواہ وہ لیڈروں اور لیڈرنیوں کے جلسہ میں تشریف لیجاکر یا کسی نمائش تقریب
میں۔ مجھے تو آج کل کے ان علماء حضرات سے سخت اختلاف ہے کہ جو اسلامی جلسوں
میں فوٹو گرافروں کو بُلاکر مقررین کی تصویریں کھچوا کر اخبارات میں تشہیر کرتے ہیں۔ پھر
تاویل یہ کرتے ہیں کہ اس طرح سے مدرسہ اور جلسہ کی مشہوری ہوتی ہے میں کہتا ہوں ایسی مشہوری
پر لعنت بھیجو جس مشہوری سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اس کا
خدا تعالیٰ ناراض اور سخت ناراض ہوتے ہیں۔ مشائخ
و علماء کا فوٹو کھچوانا یا کھچوانے کی اجازت دینا یا کھینچنے والوں کو زجر و توبیخ نہ کرنا ایسے
ہے جیسے دین کے درخت کو کلہاڑے سے کاٹ ڈالنا۔ کیونکہ

؎ چوں کفر باز کعبہ برخیز دکجا ماند مسلمانی

موجودہ و آئندہ آنیوالے مشائخ و علماء سے درد مندانہ اپیل

حضرات! آپ ہی تو ہیں خدا تعالیٰ کے نائبین سادات انبیاء کرام علیہم السلام
کے وارثین۔ اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو بڑی ذمہ داری سپرد فرمائی ہے اور آپ
حضرات کی شان بہت اونچی بنائی ہے لیکن یہ اس وقت جبکہ آپ شریعت کی پاسبانی
کریں گے ورنہ آپ حضرات کے لیے بہ نسبت دوسروں کے سخت سزا مقرر ہے۔ مجھ
جیسے ناچیز سے آپ زیادہ دانا و بینا ہیں۔ فلہذا نہایت ادب اور بڑے خلوص سے
سے نیازمندانہ التجا ہے کہ جس طرح بن پڑے شریعت کے کسی ایک مسئلہ کو بھی اِدھر
اُدھر نہ ہونے دیں۔ نہ خود کسی مسئلہ کا خلاف فرمائیں نہ کسی دوسرے مرید۔ متعلق معتقد
دوست۔ حاضر باش کو خلاف شریعت کا ارتکاب کرنے دیں۔ خصوصاً اب جو غلط رواج
اور بُری رسوم (کا بیڑا غرق ہو) کی ہوا چل گئی ہے۔ مثلاً سینما۔ بچوں بچیوں کو سکول کالج

میں داخل کرنا۔ فوٹو کشی وغیرہ آپ اس سے بچیں اور دوسرے عزیزوں کو بھی
اور فوٹو کی لعنت کو تو بالکل دنیا سے مٹا دیں۔

حکام و لیڈران قوم اور نئی روشنی کے عوام

سید المرسلین خاتم النبیین صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیشنگو
فرمائی تھی کہ جو امراض یہود و نصاریٰ میں پیدا ہوئے تھے وہی امراض مسلمانوں میں رونما ہونگ
مفسرین حضرات لکھتے ہیں حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے ابتداءً اپنے بزرگوں کی تصا
عبادت کے خیال سے نہیں بنائی تھیں بلکہ محض ان حضرات کی تصاویر سے ان کی یاد تازہ کر
کا مقصد تھا بعد ازاں شیطان نے مدت مدید کے بعد ان کے نفوس میں یہ خیال ڈالا ک
تمہارے باپ دادا ان تصویروں کو خدا سمجھ کر پوجا کرتے تھے لہذا تم بھی ان کی پرستش
کرو۔ تو ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت چھوڑ کر ان تصاویر کی پرستش شروع کر دی۔
اب لیڈران قوم کی حالت مذکورہ حدیث کے مطابق ہوتی چلی جا رہی ہے ک
اپنے بڑے لیڈروں اور دوسرے اعزہ و اقارب و احباب کے فوٹو تعظیماً دیوار و د
مکانوں و دیگر اعلیٰ ضرورتوں پر آویزاں کر رہے ہیں گو لوگوں کے گھروں میں یا ڈرائنگ
روموں میں ابھی یہ نتیجہ نہیں نکلا لیکن آئندہ اس قسم کے مہلک نتائج نکلنے کا خطرہ
خصوصیات انسانی میں سے ایک حیا بھی ہے۔ حیا ایک ایسا خلق ہے جو فط
انسانی کا خاصا ہے جس میں کسی ملت و مذہب کی تخصیص نہیں۔ شریعت اسلامی
تو اسے ایمان کا ایک حصہ قرار دیا گیا ہے۔ فوٹو کی کثرت کے باعث آج کل بڑ
بڑے شہروں کے شارع عام اور دکانوں پر ایسے گندے فحش اور بے حیائی کے
پراپیگنڈا کرنے والے فوٹوں آویزاں ہوتے ہیں کہ اگر کسی پہلے وقت بہ ہو
یا آج کل ہی کسی شریف رئیس کی بستی میں جا کر شارع عام پر رکھ دیئے جائیں تو ا
رگ حمیت اس قدر جوش میں آتے کہ رکھنے والے کا جوتوں سے سر گنجا کر
اور کہیں کہ اے بدمعاش جہاں سے ہماری بہو بیٹیاں گزرتی ہیں وہاں تم ننگی
کے فوٹو لاکر رکھتے ہو؟ لیکن اِدھر شہری بھائی ہیں کہ شوق سے دیکھتے ہیں را

سے گزرتے ہیں لطف اٹھاتے ہیں بلکہ گھروں میں لیجا کر دیواروں پر لٹکاتے ہیں ذرا غور کیجئے کہ ان تصاویر کی شہرت اور جوان شادی شدہ یا کنوارے مردوں اور عورتوں پر ان چیزوں کا کیا اثر پڑے گا۔

علاوہ ازیں اے بے حس مسلمان بھائیو تم نے کبھی سوچا ؟ کہ تمہاری اس تفریح طبع سے بالسان کا کتنا روپیہ برباد ہوتا ہے ؟ فوٹو کے شوق میں لتنا روپیہ خرچ کرتے ہو۔ اور پاکستانی بھولوں کے پیٹ کو کاٹ کر غیر ممالک میں پہنچاتے ہو ؟ فوٹو کی مشین کہاں سے آتی ہے ؟ رنگ کہاں سے آتا ہے ؟ کاغذ کہاں سے آتا ہے۔ شیشہ کہاں بنتا ہے جو لکڑی کی لکڑی کہاں سے آتی ہے۔ اے مردہ دل پاکستانیو ! تمہیں یورپ کا اصطلاحی جنٹلمین بننے کا اس قدر شوق ہے کہ اپنے ملک کے کروڑوں بے کاروں کی آہیں تمہیں سنائی نہیں دیتیں۔ اپنے ننگ دست فاقہ مست مصیبت زدہ بھائیوں اور ان کی اولاد کی افلاس زدہ صورتیں اور میلے کچیلے پھٹے پرانے کپڑے بھی تمہاری روشن خیالی اور بیداری مغزی میں کچھ اضافہ نہیں کرتے فلہذا لیڈران قوم اور نئی روشنی کے عوام سے اپیل ہے کہ اگر معاشرہ کی اصلاح مطلوب ہے تو ملک و ملت کے ہر نقصان دہ عمل سے باز آجایئے ورنہ میدان کھلا ہے قیامت قریب ہے رسالہ ہذا کو غور سے ملاحظہ فرمائیے۔ فقط

۱۴ ج ۲ سنہ ۸۷ھ

دیباچہ اشاعت دوم۔ یہ رسالہ تیس سال قبل لکھا تھا جب فوٹو کے قائل بہت اور مجتہد بہت کم تھے۔ اور عامل بھی فوٹو کے کھچوانے کو بُرا سمجھتے۔ ملامت کرنے پر غلطی کا اظہار کرتے۔ اس طویل عرصہ کے دوران معاملہ بہت دور چلا گیا ہے کہ فوٹو کے جواز پر ٹیڈی مجتہدین کی بھرمار ہے۔ اب فوٹو سے احتراز کرنے والے کو ہزاروں ملامتیں کی جاتی ہیں۔ احادیث صحیحہ کے مقابل میں توڑ پھوڑ ہو رہی ہے

فقیر چند اضافوں کے ساتھ دوبارہ شائع کر رہا ہے جو علماء مشائخ فقیر کی بند فرماتے ہیں ان سے اپیل ہے کہ وہ اپنے حلقہ اثر میں فوٹو کے متعلق عملی تردید پر زور دیں انشاء اللہ تعالیٰ قائلین بھی آپکی تائید کرنے لگ جائیں گے

اویسی غفرلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ قِنَا عَذَابَ جَهَنَّمَ بِجَاهِ حَبِيْبِكَ الْاَكْرَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

مقدمہ

امابعد ! فقیر ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی غفرلہ ملتمس ہے کہ ہمارے بھائی فوٹو تصویر جیسے بے لذت گناہ میں ایسے مبتلا ہیں کہ جس کی اصلاح بات ناممکن معلوم ہوتی ہے۔ لیکن بعض ایسے بھی ہیں جو کہ مسائل سے ناواقفیت کی بناء پر اس گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں لیکن جب انہیں سمجھایا جائے تو سمجھ جاتے ہیں چنانچہ جب بھی محض کسی کی دکان یا مکان میں جانے کا اتفاق ہوتا ہے تو تصویریں (فوٹو) کے لیے اتروانے کا عرض کیا جاتا ہے تو بعض گریز کرتے ہیں بعض کہنا مان بھی جاتے ہیں۔

چنانچہ صرف ان نصیحت پسند حضرات کے لیے چند اوراق پیش خدمت ہیں تاکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اس سے زیادہ فائدہ ہو اور زہر سے بچنے نجات۔

چونکہ اس گناہ سے پہلے فوٹو گرافر مرتکب ہوتے ہیں فلہذا ان کے لیے جو سزائیں ہیں درج ذیل ہیں۔ احادیث پیش ہیں۔

احادیث مبارکہ :-

فوٹو گرافر کو ہر فوٹو کھینچنے پر علیحدہ عذاب

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ یَجْعَلُ اللّٰہُ بِکُلِّ صُوْرَۃٍ صَوَّرَھَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُہٗ فِیْ جَھَنَّمَ ۔

(بخاری ۔ مسلم)

ہر فوٹو گرافر جہنم میں ہے اللہ تعالیٰ ہر تصویر (فوٹو) کے بدلے جو اس نے بنائی تھی۔ ایک مخلوق پیدا کریگا کہ وہ اسے دوزخ میں عذاب دے۔

سب سے بڑا ظالم فوٹو گرافر ہے

قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَھَبَ یَخْلُقُ خَلْقِیْ فَیَخْلُقُوْا ذَرَّۃً اَوْ یَخْلُقُوْا حَبَّۃً اَوْ یَخْلُقُوْا شَعِیْرَۃً

(بخاری ومسلم)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو میرے بنائے ہوئے کی طرح (تصویر فوٹو) بنانے چلے۔ بھلا کوئی چیونٹی یا گیہوں یا جو کا دانہ تو بنا دے۔

دوزخ میں سب سے بڑا گناہ فوٹو گرافر کو ہو گا

۳- قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الْمُصَوِّرُوْنَ

(بخاری مسلم)

قیامت میں سب سے زیادہ عذاب تصویر (فوٹو) بنانے والوں کو ہو گا۔

فوٹو گرافر اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کر رہے ہیں

۴- قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ الَّذِیْنَ یَصْنَعُوْنَ ھٰذِہِ الصُّوَرَ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُقَالُ لَھُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ ۔

بے شک فوٹو گرافروں کو عذاب دیا جائے گا اور انہیں کہا جائے گا یہ صورتیں جو تم نے بنائی تھیں ان میں جان ڈالو۔

فوٹو گرافر کو ایک شرط پر عذاب سے تخفیف

۵- قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَۃً فَاِنَّ اللّٰہَ مُعَذِّبُہٗ حَتّٰی یَنْفَخَ

فوٹو گرافر کو عذاب ہو گا اس وقت تک کہ وہ اپنے بناتے ہوئے فوٹو میں روح

فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ — پھونکے اور یہ اس کے بس کی بات نہیں۔
(بخاری۔ مسلم)

ف:۔ یعنی نہ فوٹو میں روح پھونک سکیگا اور نہ عذاب سے چھٹکارا پا سکے گا

قیامت میں ایک خوفناک شئے فوٹو گرافر کے سر پر

۶۔ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَ اُذُنَانِ يَسْمَعَانِ وَ لِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُوْلُ اِنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ بِمَنْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ وَ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَ بِالْمُصَوِّرِيْنَ (ترمذی)

ترجمہ: قیامت میں دوزخ سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں جن سے وہ دیکھے گی اور دو کان ہوں گے جن سے وہ سنے گی اور ایک زبان ہوگی جس سے وہ بولے گی وہ کہے گی میں تین شخصوں پر مسلط ہونگی مشرک پر، سرکش اور فوٹو گرافر پر۔ (ترمذی)

فوٹو گرافر سخت عذاب میں مبتلا

۷۔ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ اَشَدَّ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْ قَتَلَهٗ نَبِيٌّ اَوْ اِمَامٌ جَائِرٌ وَ هٰؤُلَاءِ الْمُصَوِّرُوْنَ

(احمد۔ طبرانی)

ترجمہ: قیامت میں دوزخیوں میں زیادہ سخت عذاب اس پر ہے جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل کیا یا امرشد ظالم یا فوٹو گرافر

فوٹو گرافروں سے نبی علیہ السلام کی نفرت کا واقعہ

۸۔ اُم المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف فرما ہوئے تھے میں نے ایک دروازے پر تصویردار پردہ لٹکایا۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اس کے ملاحظہ سے چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا۔ اندر تشریف نہ لائے۔ اُم المومنین فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَ اِلٰى رَسُوْلِهٖ مَا ذَا اَذْنَبْتُ ۔ یارسول میں اللہ تعالےٰ کی طرف اور اسکے رسول علیہ السلام کی طرف توبہ کرتی ہوں۔ مجھ سے کیا خطا ہوئی۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں سخت تر عذاب روز قیامت ان فوٹو گرافروں پر ہے جو خدا تعالیٰ کے بنانے کی نقل اتارتے ہیں۔ الحدیث (بخاری۔ مسلم)

فوٹو کی ہتک کے لیے جبرئیل علیہ السلام نے کیا سنایا

۹۔ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ لِيْ مُرْ

بِرَاسِ التماثیل یُقْطَعُ فتصیر کھیئاۃ الشجرۃ وَاَمَر بِالسِّتر فیقطع فیجعل وَ سادتین منبوذتین توطئان۔ (ترمذی۔ نسائی)

ترجمہ: میرے پاس جبریئل علیہ السلام نے حاضر ہوکر عرض کی کہ حضور آپ حکم دیں کہ فوٹو کا سر کاٹا جائے کہ پیڑ کی طرح رہ جائیں اور تصویر والے پردے کے لیے حکم فرمائیں کہ کاٹ کر دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈال کر پاؤں سے روندی جائیں۔

جس گھر میں فوٹو ہو وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے

۱۰- اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَلَا صُوْرَۃٌ (بخاری۔ مسلم)

ترجمہ: جبریل علیہ السلام نے حضور علیہ السلام سے عرض کی کہ ہم ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

فوٹو والے گھر میں برکت ورحمت داخل نہیں ہوتی

۱۱- اِنَّھَا ثَلٰثٌ لَمْ یَلِجْ مَلَکٌ مَا دَامَ فِیْھَا وَاحِدٌ مِنْھَا کَلْبٌ اَوْ جَنَابَۃٌ اَوْ صُوْرَۃُ رُوْحٍ (احمد۔ نسائی)

ترجمہ: حضور علیہ السلام سے جبریل علیہ السلام نے عرض کی کوئی فرشتہ رحمت

وبرکت کا اس گھر میں داخل نہیں ہوگا۔ جب تک ان تین چیزوں میں ایک اس گھر میں ہو۔ کتا۔ جنب۔ جاندار کا فوٹو۔

جہاں فوٹو ہو وہاں نحوست

۱۲- قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَ لَا صُوْرَۃٌ (بخاری۔ مسلم)

ترجمہ: حضور علیہ السلام نے فرمایا اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا فوٹو ہو۔

ف: جب فرشتے ہی نہیں آئیں گے تو لامحالہ وہاں نحوست ہی ہوگی۔

صرف فوٹو کی وجہ سے نبی کریم علیہ السلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دعوت سے واپس لوٹ گئے

۱۳ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ حضور علیہ السلام تشریف فرما ہوتے۔ پردے پر کچھ تصویریں بنی دیکھیں۔ آپ واپس ہوگئے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو کس سبب سے آپ واپس ہوتے۔ آپ نے فرمایا۔ اِنَّ فِی الْبَیْتِ سِتْرًا فِیْہِ تَصَاوِیْرُ وَ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ تَصَاوِیْرُ۔ گھر میں پردے پر تصویریں

نہیں۔ اور ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔
(نسائی۔ ابن ماجہ)

(ف) ہمارے عُلماءِ کرام و مشائخ عظام غور فرمائیں کہ صرف فوٹو کو دیکھ کر دعوت ترک کر رہے ہیں اور دعوت بھی کس کی جیسے خود سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرمائیں۔ لَحْمُكَ لَحْمِي جِسْمُكَ جِسْمِي۔ لیکن آپ حضرات ہیں کہ معمولی آدمی اگرچہ گھر سارا فوٹو سے پُر کر کے بیٹھے ہو تب بھی آپ ٹس سے مس نہیں ہوتے بلکہ انکا فرض بنتا ہے جس گھر میں فوٹو ہو اسکی دعوت رد کر دیں۔ اس کا اثر نہ صرف اس دعوت پر پڑیگا بلکہ آپ کے حلقۂ معتقدین کے علاوہ دوسرے اہل اسلام بھی اثر پذیر ہوں گے اور اسکا ثواب آپ کو ہو گا۔

حضور علیہ السلام جس فوٹو کو دیکھتے توڑ دیتے

١٧- اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَتْرُکُ فِیْ بَیْتِہٖ شَیْئًا فِیْہِ تَصَاوِیْرُ اِلَّا نَقَضَہٗ۔ (بخاری۔ ابو داؤد)

ترجمہ: اُم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جس چیز میں فوٹو ملاحظہ فرماتے اسے بے توڑے نہ چھوڑتے۔

اسی طرح مشائخ عظام و علماء کرام سے عرض ہے کہ فوٹو مٹانے کی سنت زندہ کرنے میں اپنے نبی علیہ السلام کو خوش کرنے کا اقدام کریں۔ لیکن جب بیچارے وہ خود بھی اس بیماری میں مبتلا ہوں تو پھر دوسروں کو کیا روکیں گے۔ یا رکنے کا حکم دیں گے۔

حضور علیہ السلام نے فوٹو مٹانے کیلئے حضرت علی رضی تعالیٰ عنہ کو مقرر فرمایا

١٥- عَنْ حَبَّانَ بْنِ حَصِیْنٍ اِنَّہٗ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَلَا اَبْعَثُکَ اِلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَدَعْ صُوْرَۃً اِلَّا طَمَسْتَہَا وَ لَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَہٗ۔
(مُسْلِم۔ ترمذی)

ترجمہ: حبان بن حصین نے کہا کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تجھے اس کام کے لیے نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مامور فرما کر بھیجا کہ جو فوٹو دیکھو اسے مٹا دو اور جو قبر حد شرع سے زیادہ اونچی پاؤں اسے حد شرع کے برابر کر دو۔

ف: مشائخ عظام وعلماء کرام سے باادب عرض ہے کہ کیا آپ نے بھی کبھی اس عمل کے لیے کسی اپنے مخلص مرید یا مخلص شاگرد کو مامور فرمایا۔ اگر ابھی تک عمل نہیں فرمایا تو اب سے یہ کام شروع فرما دیجئے۔

فوٹو کے محب سے نبی علیہ السلام کی انتہائی بیزاری کا اظہار

١٦- سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں تشریف لے گئے اور فرمایا۔
اَیُّکُمْ یَنْطَلِقُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَلَا یَدَعُ بِھَا

وثناً والاكسى ولا قبراً الا سواه ولا صورةً الا لطخها۔

ترجمہ:۔ تم میں کون ایسا ہے کہ مدینے شریف جاکر ہر بُت کو توڑ دے اور ہر قبر کو برابر کردے اور ہر تصویر (فوٹو کو مٹا دے)

۱۷۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ میں یارسول اللہ۔ فرمایا تو پھر کیا دیر ہے جاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ جاکر واپس آئے اور عرض کیا فرمان کی تعمیل کرلی ہے اسکے بعد فرمایا

مَنْ عَادَ اِلٰی صنعة شیءٍ مِنْ ھٰذَا فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔ (رواہ۔احمد)

ترجمہ: اب جو یہ سب چیزیں بنائیگا وہ کفر وانکار کریگا اس چیز کیساتھ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔

امام اہلسنت اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اس مسئلہ پر ایک مستقل رسالہ تحریر فرمایا جس کا نام ہے "شفاء الوالہ فی صور الحبیب و مزارہ و نعالہ۔ اس میں فرمایا کہ مسلمان بنظر ایمان دیکھے کہ صحیح وصریح حدیثوں میں اس پر (یعنی فوٹو کھچوانے) پر کیسی سخت وعیدیں فرمائی گئیں۔

ازالہ توہمات

اللہ تعالیٰ عز اسمہٗ ابلیس خبیث کے مکروفریب سے پناہ دے کہ آدمی سے نیکی کے دھوکے میں برائی کراتا ہے اور شہد کے بہانے میں زہر پلاتا ہے (العیاذ باللہ) منجملہ ان کے اسکا ایک دھوکہ یہ بھی ہے کہ اپنے کسی پیر یا کسی بڑے مولوی کی تصویر (فوٹو)

سے تصور شیخ میں مدد ملتی ہے۔ پھر ستم یہ کہ ان تصویروں کے سامنے بڑی تکریم وتعظیم سے پیش آتے ہیں بلکہ میں نے بعض ظالموں کو ایسی تصویروں کے سامنے سر جھکاتے اور نہایت عزت واحترام بجالاکر انکو بوسہ دیتے دیکھا۔ (العیاذ باللہ) حالانکہ انکو معلوم نہیں کہ ایسی بدحرکات سے الٹا اپنے مشائخ اور خود سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مقدس کو اذیت پہنچانا ہے کیونکہ جہاں تصور شیخ کی مشق سکھی ہے وہاں یہ بھی اصول ہے کہ جس عمل سے شیخ کی روح کو اذیت پہنچے وہ عمل ترک کرنا لازم ہے ورنہ عمل بیکار۔

دوسرا یہ قاعدہ ہے کہ جس بُرے عمل سے کسی نیکی کو تقویت پہنچے وہ بظاہر تو تقویت پہنچارہا ہے لیکن حقیقت میں شدید نقصان، دیکھئے سانپ کے زہر خوردہ آدمی کو ہوا کتنی اچھی لگتی ہے۔ اسی طرح بخار والے کو جسم پر پانی پڑنے سے کتنی خوشی ہوتی ہے۔ اسی طرح دردسر والے کو سر دبانے سے کتنی راحت ملتی ہے لیکن اطباء سے پوچھئے کہ ان بیماروں کو ایسی راحت الٹی ہلاکت ہے۔ یہاں بھی یونہی سمجھئے کہ جب فوٹو سے خود سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا ہے بلکہ سخت وعیدیں ارشاد فرمائیں تو بتائیے اگر یہ عمل مضر نہ ہوتا تو آپ نہ روکتے۔ اگر کسی بد دماغ کے خیال میں آئے کہ عام تصویروں سے روکا ہے بزرگوں کی تصویروں سے نہیں روکا تو اس کے لیے امت کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف حکم فرمایا ہے۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز آپ کعبہ شریف کے اندر تشریف لے گئے۔ اس میں حضرت ابراہیم وحضرت اسماعیل اور حضرت مریم اور ملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیرہم کی تصویریں نظر پڑیں کچھ پیکر دار کچھ نقش دیوار۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم ویسے ہی پلٹ آئے اور فرمایا خبردار رہو ان فوٹو گرافروں کے کانوں تک بھی یہ بات پہنچی ہے کہ جس گھر میں کوئی تصویر ہو اس میں ملائکہ رحمت نہیں جاتے

پھر حکم فرمایا کہ جتنی تصویریں منقوش تھیں سب مٹادی گئیں اور جتنے مجسمے تھے
سب باہر نکال دی گئیں۔ ان میں حضرت سیدنا ابراہیم وحضرت اسماعیل
علیہما السلام کی تصویریں بھی باہر لائی گئیں جب تک کعبہ معظمہ سب تصویروں
سے صاف نہ ہو گیا آپ نے کعبہ شریف کے اندر قدم نہ رکھا۔
(بخاری وسیرت ابن ہشام)

۲- کعبہ شریف میں جو تصویریں تھیں۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ ان فوٹو کو مٹادو۔ حضرت عمر و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ
تعالیٰ عنہم آپ کے حکم کی تعمیل کے لیے سرگرم ہوئے۔ زمزم شریف ڈول کے ڈول بھر
کر آتے اور کعبہ اندر باہر سے دھویا جاتا۔ کپڑے بھگو بھگو کر تصویریں مٹائی جاتیں
یہاں تک کہ وہ مشرکوں کے آثار سب دھو کر مٹادیتے جب سرکار مدینہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے خبر پائی کہ اب کوئی نشان باقی نہ رہا۔ اس وقت کعبہ کے اندر
رونق افروز ہوئے۔ اتفاق سے بعض تصاویر مثل تصویر حضرت ابراہیم علیہ السلام
کا نشان رہ گیا تھا۔ پھر نظر فرمائی تو حضرت مریم علیہا السلام کی تصویر بھی صاف نہ دھلی تھی
حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے پانی منگا کر بنفس نفیس کپڑا
ترکر کے انکو مٹانے میں شرکت فرمائی اور ارشاد فرمایا۔ قَاتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا
يُصَوِّرُوْنَ مَالَا يَخْلُقُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ کی مار ہو ان تصویر بنانے والوں پر۔
(مسند احمد وغیرہ)

انتباہ:۔ سنی پیر پرست اسے غور سے پڑھ لے کہ تیرے پیر کیا سیدنا ابراہیم علیہ السلام
بڑے پیر تھے اور خوش اعتقادی میں تیرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے بڑھ
کر تھے۔ اس کے باوجود بھی تو نہیں مانتا تو پھر تیرے جیسا بدقسمت اور کوئی نہیں ہے۔

۳- حضرت ام المؤمنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلے
اللہ علیہ وسلم کے مرض میں بعض ازواج مطہرات نے ایک گرجا کا ذکر کیا جن کا نام ماریہ

تھا اور حضرت ام المؤمنین ام سلمہ وام المؤمنین ام حبیبہ ملک حبشہ میں ہو آئی تھیں
ان دونوں بی بیوں نے ماریہ کی خوبصورتی اور اس کی تصویروں کا ذکر کیا حضور
نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے سر انور اٹھا کر فرمایا۔ اُولٰئِكَ اِذَا مَاتَ
فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا
ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰئِكَ شِرَارُ
خَلْقِ اللّٰهِ۔
یہ لوگ جب ان میں کوئی نیک بندہ نبی یا ولی انتقال کرتا۔ اسکی قبر پر مسجد بنا کر
اس میں تبرکاً اس کی تصویر لگاتے ہیں۔ یہ لوگ بدترین مخلوق ہیں۔ (بخاری، مسلم)
مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے۔ اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ اَیْ مِنْ نَبِیٍّ
اَوْ وَلِیٍّ تِلْكَ الصُّوَرَ لِصُّلَحَاءِ تَذْكِیْرًا بِهِمْ
وَتَرْغِیْبًا فِی الْعِبَادَةِ لِاَجْلِهِمْ الخ
یعنی مرد صالح سے مراد نبی یا ولی ہے تلك الصور سے مراد اولیاء کرام
ہیں۔ تصویریں اس لیے کھینچتے تاکہ ان کو یاد کرکے اور ان کی عبادت کو تصور میں لا
کر اپنی عبادت پیدا کریں۔

فائدہ:۔ دیکھئے بعینہ یہی کیفیت آج کل کے پیر پرست بھائیوں کی ہے کہ کہتے
ہیں ہم اپنے مشائخ یا بڑے مولویوں کی تصویریں اس لیے رکھتے ہیں تاکہ تصور شیخ یا ان
کے کردار یاد کر کے عبادت میں نفع ہو۔ اگرچہ میں نے بارہا تجربہ کیا ہے کہ ایسے لوگ
صرف محب ہی محب ہوتے ہیں۔ اعمال صالح کی بجائے برے اعمال میں منہمک
ہوتے ہیں۔

۲- بعض پیر اور مولوی لیڈر اور مقررین قسم کے علماء حضرات کو شیطانی دھوکہ ہے کہ
ہمارے فوٹو جب اخباروں میں آتے ہیں تو اس سے عوام اثر لیتے ہیں کہ ماشاء اللہ
ہمارے علماء کرام بھی ترقی پا گئے کہ فلاں فلاں بڑے اعلیٰ مقامات پر تقریریں

کر رہے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

انتباہ!: یہ بات اگرچہ لفظاً نہیں کہتے لیکن عملاً ضرور کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تقریر کے وقت جب فوٹو گرافر سامنے آتا ہے تو پھر انکی بشاشت کا اندازہ لگائیے کہ پھولے نہیں سماتے بلکہ بعض تو ایسے بیباک ہوتے ہیں کہ اپنے جلسوں اور خصوصی مجلسوں کے لیے فوٹو گرافروں اور اخبارات کے نمائندوں کو بالمعاوضہ یا بلا معاوضہ دعوتیں دیکر ایسے برے اعمال کا ارتکاب کر کے نبی علیہ السلام کے دین کو گراتے ہیں۔

میں نے بچشم خود دیکھا کہ ایک بڑے مولوی صاحب کو کہیں سے دعوت ہوئی تو وہاں فوٹو گرافر کیمرہ لیکر فوٹو کھینچنے کے لیے آ گئے۔ مولوی صاحب کو بے ساختہ ہنسی آگئی اور کہنے لگے لو یہ ہمارے ہمزاد بھی آگئے۔ سینہ تان کر کھڑے ہو گئے اور آپ کی فوٹو لیگئی بلکہ اب ایسے ہمزادوں کو ساتھ لیے ہیں تجربہ فرما لیجئے کہ ایسے مولوی نما لیڈر اور مقررین حضرات کی بھرمار ہے

جب فوٹو اتاری جاتی ہے تو ان کے لبوں سے خوشی غمازی کر رہی ہوتی ہے اگر ان سے فتویٰ پوچھا جائے تو کہتے ہیں جی تصویر کھینچنا اور کھچوانا گناہ ہے پھر سوال کیا جائے اگر گناہ ہے تو پھر تمہاری تصویریں اور فوٹو اخبارات میں کیوں آتی ہیں تو جواب دیتے ہیں کہ ہم نے کبھی انکو بلایا نہیں۔ اور نہ ہی ہم اس فعل سے راضی ہیں۔ سب ان کا مکر وفریب ہے۔ آپ ان سے فرمائیے جناب اگر آپ ایسے فعل سے راضی نہیں تو بتائیے کبھی تصویر لینے والوں سے ناراض بھی ہوئے ہوئے[1] تو انشاء اللہ تعالیٰ جواب نفی میں ہوگا۔ یا جاہلانہ بے تکی تاویل گھڑ دیں گے۔ یہی وجہ ہے جب آج کل کے نوجوان طبقہ مغربیت زدہ کو اس مسئلہ کے لیے توجہ دلائی جاتی ہے تو فوراً لیڈر پیروں اور لیڈر مولویوں اور دکاندار مشائخ اور تاجر اعظموں

[1] ناراض ہونے والوں کا ذکر آگے آئیگا۔ اویسی غفرلہ

کی نظر دیتے ہوتے ہیں لاجواب کر دیتے ہیں۔ اگرچہ انہیں احادیث سناؤ۔ تب بھی کہیں گے کہ فلاں بڑے پیر اور بڑے مولوی کی تصویر (فوٹو) اخبارات وغیرہ میں بار بار چھپتی ہیں کیا تم ان سے علم میں بڑے ہو۔

مجھے ایک نوجوان عالم دین کی بات سُن کر نہایت خوشی ہوئی کہ جبکہ وہ کسی جلسہ میں تقریر کر رہے تھے فوٹو گرافر فوٹو اتارنے کے لیے سامنے ہوا تو آپ نے نہایت سختی سے اسے روک دیا جسکا سنا ہے عوام خصوصاً مغربیت زدہ حضرات پر اچھا خاصہ اثر ہوا۔ کاش ہمارے علماء و مشائخ اپنی مصلحتوں سے درگزر کر کے دین کی زندگی کی مصلحت کو مدنظر رکھیں تو کیا ہی اچھا ہو۔

۳۔ بعض دوکاندار اور کمپنی کے مالکان اور دفتروں کے منیجر ان کو دھوکہ ہے کہ ہم نے تصویریں (فوٹو) اس لیے رکھی ہیں تاکہ تجارت کو فروغ ہو۔ کیونکہ جہاں فوٹو یا تصویر ہوتی ہے وہاں گاہک خریدار زیادہ آتے ہیں جس سے ہمارے کاروبار میں کامیابی ہے۔ گویا آج کل مسلمان اپنی تجارت کا راز فوٹو اور تصویر کو سمجھتا ہے حالانکہ اسے پتہ نہیں کہ بہت سے کاروبار بعض عوارض سے بظاہر کامیاب معلوم ہوتے ہیں اور درحقیقت وہی کامیابی نحوست سے پر ہوتی ہے جس سے وہی کامیابی ہر وقت الٹا دکھ اور پریشانی کا سبب بنی رہتی ہے۔

دیکھئے بینک کے سودی کاروبار میں کتنا عروج ہے اور آج کل کوئی خوش قسمت انسان ہوگا جو ایسے کاروبار کو نحوست سے تعبیر کرتا ہے ورنہ اکثر اس بلا میں مبتلا ہیں کہ سودی کاروبار ترقی کی کنجی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے سود کی لعنت کو مٹانے کا حکم دیا۔ بلکہ فرمایا اس کاروبار میں نرا خسارہ ہے کما قال عز اسمہ یمحق اللہ الربوا و یربی الصدقت۔ اللہ تعالیٰ سود میں بے برکتی پیدا کرتا ہے اور صدقات دینے میں برکت۔ یہی وجہ ہے کہ بینکوں میں غداری۔ مکاری۔ عیاری بڑھی ہوئی ہے کہیں منیجروں کو قتل کیا جاتا ہے کہیں

مینجر ڈاکوؤں سے مل جل کر رقم ہضم کر جاتے ہیں۔ کہیں حسابات میں صفروں کو مٹا دیا
جاتا ہے کہیں کوئی خرابی اور کہیں کوئی نقصان۔ اخبارات و دیگر مختلف اطلاعات
و بعض حضرات کے حالات سن کر آزما لیجئے یہاں بھی یہی بات ہے میں نے بارہا آزمایا
ہے کہ بعض دکانداروں کو جب تصویروں سے روکا گیا اور وہ عمل کے درپے نہ ہوئے
تو دکان و مکان ایسا خسارہ ہے کہ جس کا کوئی ٹھکانہ نہیں اور بعض نے عمل کیا
تو ان کی دکانوں میں برکت و ترقی ہوئی اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے جو فرمایا ہے کہ
جہاں فوٹو ہو وہاں رحمت کا فرشتہ نہیں آتا۔ ظاہر ہے جہاں سے رب کی رحمت منہ موڑے
وہاں برکت کہاں۔

دور حاضرہ کی بے برکتی

آج کل اکثر لوگ بے برکتی کی شکایت کرتے ہیں اور
واقعی بے برکتی ہے بھی۔ کیوں نہ ہو جبکہ گھر گھر میں
ٹی وی کے علاوہ فوٹو۔ تصویریں آویزاں ہیں کوئی آزمانا چاہے تو آزمالے۔ گھر سے ٹی وی
باہر پھینک مارے کوئی ایک فوٹو (جاندار) گھر میں نہ رہنے دے۔ خواہ پیر کی ہو
پھر دیکھے برکت ہوتی ہے۔ نیز ایک تدبیر فقیر عرض کرتا ہے۔

عجیب تدبیر

دکان۔ مکان۔ دفتر و دیگر وہ مقامات جہاں گاہکوں اور خریداران
میں اضافہ کرنا مقصود ہو تو وہ کیلنڈر خریدیں جن پر نبی پاک صلی
اللہ علیہ وسلم یا اولیاء کرام کے روضے ہیں اور خصوصاً وہ نقشہ خریدیں جس پر حضور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی نعل پاک منقوش ہو۔ فریم کے اندر رکھ کر دکان یا مکان وغیرہ میں
چسپاں کردیں پھر برکت و رحمت کو برستا دیکھے۔

چنانچہ امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وَمِمَّا جُرِّبَ مِنْ
بَرَكَتِهِ اَنَّ مَنْ اَمْسَكَهُ عِنْدَهُ مُتَبَرِّكًا بِهِ كَانَ
اَمَانًا لَهُ مِنْ بَغْيِ الْبُغَاةِ وَغَلَبَةِ الْعُدَاةِ وَحِرْزًا
مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ وَعَيْنِ كُلِّ حَاسِدٍ وَاِنْ اَمْسَكَتْهُ

الْحَامِلُ وَقَدِ اشْتَدَّ عَلَيْهَا الطَّلْقُ تَيَسَّرَ اَمْرُهَا
بِحَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقُوَّتِهِ۔

یعنی نقشہ نعل مبارک کی آزمائی ہوئی برکات سے ہے کہ جو شخص بہ نیت تبرک
اسے اپنے ہاتھ میں رکھے۔ ظالموں کے ظلم اور دشمنوں کے غلبہ سے امان پائے اور
وہ نقشہ مبارک ہر شیطان سرکش اور ہر حاسد کے چشم زخم سے اسکی پناہ ہو جاوے
اور زن حاملہ شدت دردزہ میں اگر اسے اپنے داہنے ہاتھ میں لے بعنایت الٰہی
اس کا کام آسان ہو۔

حکایت:۔

ابوجعفر احمد بن عبدالمجید رحؒ نے بیان فرمایا کہ میں نے نعل مقدس کا نقشہ اپنے بعض
تلامذہ کو بنا دیا۔ ایک روز آکر انہوں نے کہا کہ رات کو میں نے اس نقشہ کی عجیب
برکت دیکھی کہ میری زوجہ کو ایک سخت درد لاحق ہوا کہ مرنے کے قریب ہو گئی
میں نے اس نقشہ مبارک کو درد کی جگہ پر رکھ کر دعا کی۔ اَللّٰهُمَّ اَشْفِ بِبَرَكَةِ
هٰذَا النَّعْلِ اے اللہ اس نقشہ مبارکہ کی برکت سے میری زوجہ کو شفا دے۔
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس نقشہ کی برکت سے اسے فوراً شفا دی۔ (مواہب لدنیہ)

حکایت:۔

فقیر نے ایک دفعہ آزمایا کہ ہمارے گاؤں میں ایک شخص پر سکرات طاری
تھی۔ نزع سخت تھی۔ بہت تدبیریں کیں اسے سکون نہ ملا۔ سورہ یٰسین شریف پڑھی
اور سورہ رعد بھی پڑھی جیسا کہ حدیث شریف میں ہے لیکن وہ بیچارہ سخت تکلیف میں
تھا میں نے فوراً کتاب اٹھا کر نعلین شریف کا نقشہ اپنے ہاتھ سے بنا کر اسکے سینہ پہ
رکھا تو اس کی فوراً بآسانی جان کنی ہوئی۔ مزید برکات کی تفصیل فقیر کے رسالہ نیل المرام
میں ہے۔

اس کے بہت بڑے برکات و منافع ہیں۔ کاش فوٹو اور تصویروں کے عاشق

اس نقشہ مبارکہ کو آزما کر دیکھیں۔ آج کل تو ستم یہ ہے کہ عورتوں کی اور پھر ننگی تصویریں جا بجا پھیلی ہوئی ہیں اور پھر عذر وہی کہ یہ عمل تجارت کے فروغ کے لیے ہے۔

میں اپنے مسلمان بھائیوں سے نہایت ادب کے ساتھ عرض کرونگا کہ تمہیں اگر سربراہ مملکت صاحب" اطلاع بھیجے کہ فلاں کام تمہاری تجارت کے لیے نقصان دہ ہے بتایئے اسی صاحب کے خلاف عمل کرو گے؟ ہر گز نہیں بلکہ الٹا اور دل کو بھی روکو گے۔ لیکن افسوس کہ صدر الصدور آنکھوں کے نور حضور شافع النشور صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنا بار بار تاکید فرمائی کہ فوٹو تصویر میں نحوست ہے لیکن آپ اپنے آقا کی بات سے روگردانی کر رہے ہیں تو دیکھنا دنیاوی خرابیوں اور پریشانیوں کے علاوہ قیامت میں اس آقا کے سامنے کر رہے ہیں تو دیکھنا دنیاوی خرابیوں اور پریشانیوں کے علاوہ قیامت میں اس آقا کے سامنے سخت رسوائی ہوگی۔

ازالۂ وہم

یہ وہم کہ دکان یا کمپنی وغیرہ میں گاہک نہیں آئیں گے۔ یہ صرف وہم ہے کیا روزی رساں نے روزی دی ہے یا گاہکوں نے۔ اگر گاہکوں پر نظر ہے تو دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ کے لیے تیار ہو جایئے۔ اگر رزاق مطلق کے فضل کی امید ہے تو پھر اسکے پیارے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کیجئے اور پھر دیکھئے کہ وہی مالک حقیقی اپنے محبوب پیارے صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے آپکے پاس کیسے گاہک بھیجتا ہے یہ علیحدہ مسئلہ ہے کہ اب فوٹو کے پرستار آئیں گے اگر فوٹو نہ ہو گا تو ایسے لوگ تو کم آئیں گے البتہ اللہ والے ضرور آئیں گے کہ جنکے قدموں پر یہی زر دنیا نثار ہوتی ہے لیکن چند روز صبر و استقلال اور دنیا سے بھی مالا مال اور اللہ تعالیٰ بھی راضی آپ بھی جب نبی علیہ السلام کے ارشادات گرامی پر عمل پیرا ہونگے تو پھر دیکھئے گاہک آسمان سے بھی اتریں گے۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

جب حج جیسے مقدس عمل کے لیے فوٹو جائز ہے تو پھر ہم بھی اپنی ضرورتوں کے پیش نظر فوٹو کھچواتے ہیں۔ واقعی اَلضُّرُوْرَاتُ تُبِیْحُ الْمَعْذُوْرَات شرعی اصول ہے لیکن ضرورت بمعنی حاجت نہیں بلکہ ضرورت بمعنی ضروری یعنی اس وقت ناجائز جائز ہوتا ہے جبکہ سوائے اسکے اور چارہ نہ چل سکے۔ لیکن رخصت پر عمل عوام کے لیے ہے باقی خواص تو عزیمت پر عمل کرتے ہیں اور کر رہے ہیں۔

حکایت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی آنکھیں موتیا سے بند ہو گئیں۔ بنوانے کے لیے ہسپتال پہنچے۔ ڈاکٹر نے کہا جناب آٹھ پہر سونا پڑیگا۔ اٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے کی اجازت ہر گز نہیں دونگا۔ بزرگ نے فرمایا اس طریق سے نماز جاتی رہے گی۔ ڈاکٹر نے کہا الضرورات تُبِیْحُ المَعْذُوْرَات بزرگ نے فرمایا۔ ایسی بینائی کی مجھے ضرورت نہیں جو یار کی چوکھٹ پر سر رکھنے سے روکے۔ ساری زندگی بغیر آنکھوں کے گزار دی۔ لیکن نماز کا ترک نہ کیا۔ اب بھی خدا تعالیٰ کے بندے موجود ہیں جو صرف اپنے نبی علیہ السلام کے پیارے فرمان کی لاج رکھتے ہوئے حج جیسے مقدس عمل سے رکے بیٹھے ہیں۔ پھر ان پر فضل بھی ایسا ہے کہ لوگ مہینوں کے بعد کعبہ مقدسہ اور روضہ منورہ پہ پہنچیں اور وہ بھی کبھی اور ان کو ہر وقت کعبہ اور روضہ والے یار کا مشاہدہ نصیب ہوتا ہے۔

مجھے کسی دوست نے کہا کہ حضرت مفتی اعظم جانشین اعلحضرت مرشدی مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خان صاحب بریلوی دامت برکاتہم العالیہ[ع] پاکستان میں اسی لیے تشریف نہیں لاتے کہ پاسپورٹ کے لیے فوٹو شرط ہے اور آپ صرف اپنے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیارے ارشاد کے پیش نظر یہاں تشریف نہیں لا سکتے۔

خلاصہ کلام

حج کی ضرورت اور بات ہے خلاف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کر کے فوٹو کھچوانا اور بات ہم تو ضرورت

ع افسوس کہ اب حضرت کا وصال ہو گیا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) اویسی غفرلہ

کی آڑ کے قائل نہیں بلکہ ضرورت کی آڑ اُڑا کے قائل ہیں۔ آپ کے سامنے بھی جب کوئی آڑ آجائے اور وہ آڑ فوٹو کے بغیر نہ ٹوٹے تو آڑ توڑنے والے رب کریم کی طرف متوجہ ہوجائیں اور اپنے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے فرمان کی لاج پیش کریں کہ اے رب العالمین ادھر ضرورت درپیش ہے ادھر تیرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف فوٹو کی لعنت ہے پس اے مالکِ حقیقی تو ہی اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے فرمان کی لاج رکھ اور میری ضرورت فوٹو کھچوائے بغیر پوری کردے۔ اس نظریئے پر ڈٹ جایئے پھر دیکھئے۔ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ فَيَكْشِفُ السُّوْءَ۔ کا ارشاد مقدس کیا رنگ لاتا ہے۔

ترجمہ:۔ یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے جب اسے کوئی پکارے اور دور کر دیتا ہے۔

آج کل کے نوجوان یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ محبوب سے اگر ہم مل نہیں سکیں گے تو کم از کم اسکے فوٹو سے تو تسکین دل نصیب ہوگی۔

یہ بات وہ نادان کہے گا جسے معاشرہ بگاڑنے کی سوجھی ہے ورنہ معاشرہ کی صحت کا جسے خیال ہے وہ ایسی بات نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ تجربہ شاہد ہے کہ جس برے عمل کو بار بار خیال میں لایا جائے وہ خیالی دنیا جذبات کو ایسا ابھارے گی کہ عین فعل کا سرزد ہونا لازمی ہوجائیگا۔ چنانچہ اطبار سے پوچھئے کہ جو شخص اپنی عورت کے ساتھ جماع پر قادر نہیں اسکو جماع کرنے والوں کے واقعات سناؤ۔ چنانچہ اس موضوع پر علامہ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے ایک مستقل کتاب لکھی ہے اسی طرح وہ جماع کرنے والے حیوانات کو دیکھے خصوصاً کسی مرد عورت کو وغیرہ (طب اکبر) اسی لیے ہمارے احناف فقہاء کرام نے اجنبی عورت کو شہوت سے ہاتھ لگانے اور بوسہ دینے اور جائے مخصوص کو دیکھنے سے حرمت مصاہرت ثابت کی ہے

وہ کیوں صرف اس لیے کہ جو اعمال کسی دوسرے عمل کو تقویت بخشیں وہ اسی عمل کے عین ہوتے ہیں۔ اسی لیے حدیث شریف میں فرمایا آنکھ کا زنا دیکھنا عورتوں کو دیکھنا اسی طرح ہاتھ کا زنا پاؤں کا زنا وغیرہ۔ حالانکہ ان اعمال سے حقیقی زنا تو نہیں۔ لیکن چونکہ یہ اعمال زنا کا سبب بن جاتے ہیں اسی لیے انکو بھی زنا کہا۔

یہی وجہ ہے آج کل ہمارے نوجوان جنسی کمزوریوں میں مبتلا ہیں۔ پچانوے فیصد نوجوان مایوسی کے عالم میں حیران و سرگردان ہیں اس کا سبب صرف یہی ایک ہے کہ فوٹو جیسی لعنت میں گرفتار ہو کر نہ دنیا میں منہ دکھانے کے لائق ہے اور نہ آخرت میں اپنے مالک حقیقی کے سامنے حاضر ہونے کے اہل۔

حسن معاشرہ کے لیے احسن مشاورہ

اگرچہ میری یہ بات میرے بھائیوں کے سامنے کچھ وقعت نہیں رکھیگی۔ لیکن خیر خواہ بھائی کا کام ہے کہ خیر خواہانہ مشورہ دے۔ میرا دعویٰ ہے کہ اگر میرے مسلم بھائی میرے مشورہ کو قبول کرلیں تو معاشرہ کو وہی رونق نصیب ہوگی جو آج سے سینکڑوں برس پہلے تھی وہ یہ ہے کہ فوٹو کھینچنا کھچوانا۔ دیکھنا۔ دکھانا بند کردیں۔ اس میں سینما بینی بھی شامل ہے اور ٹی وی اور ریڈیو وغیرہ بھی۔

پرائی نحوست اپنے گھر میں

بہت سے دکان اور مکان سینما کے رنگین فوٹو اور اخبارات کی تصویریں اور مختلف کمپنیوں کی بے نقاب عکسوں سے مزین نظر آئیں گے۔ صاحب مکان ودکان

ع چنانچہ آخر میں چند ایک واقعات ملاحظہ فرمائیں۔

کو اتارنے کے لیے کہا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ جی اس سے ہمارے دکان کی رونق
میں کمی آتی ہے حالانکہ اسے پتہ نہیں کہ اس سے سینما اور کمپنی والوں کو تو فائدہ ہو
رہا ہے کہ اس سے انکے کاروبار کی نشر و اشاعت ہو رہی ہے لیکن تجھے سوائے
ظاہری نمائش کے پردے میں نحوست حاصل ہو رہی ہے میری یہ بات چونکہ معقول
ہے اسی لیے بارہا کا تجربہ ہے کہ دکاندار یا مکان والے کو اس طرح عرض کیا جائے
تو وہ ضرور مان لیتا ہے جس سے دین کی بات بڑی آسانی سے سمجھ آجاتی ہے۔
آپ بھی اسی طرح دکانداروں اور مکان والوں کو سمجھائیں۔

اخبار کوہستان میں ایک عورت کا عجیب مضمون

عورت کو مرد سے غیرت بہت زائد ہوتی ہے جب ایک غیور عورت نے ہر جگہ
عورت کے فوٹو کا رواج دیکھا تو اس نے مردوں سے اپیل کی عورتوں کے فوٹو سے اگرچہ
تمہیں دنیوی معمولی فائدہ ہو گا لیکن اس طرح سے تمہاری غیرت کا جنازہ اٹھ رہا ہے
کہ تم اپنی عورتوں کی صورتیں غیروں کو دکھا رہے ہو چنانچہ ایک غیور خاتون کے خیالات
اس کے اپنے الفاظ میں درج ذیل ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

مکرمی! ہمارا ملک اسلامی ہے اور اس کی غالب اکثریت مسلمان ہے۔ اسلام
میں جو عزت عورت کو بخشی گئی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں مگر یہ دیکھ کر بڑا افسوس ہوتا
ہے کہ عورت کو جو مقام اسلام نے عطا کیا ہے آج کے زمانہ میں وہ اس سے چھین
لیا گیا ہے عموماً دیکھا جاتا ہے کہ اگر صابن تیل اور دوائیوں وغیرہ کے اشتہارات اخبارات
میں چھپوائے جاتے ہیں تو ان میں عورتوں کو ہی غسل خانوں میں تولیہ لپیٹے ہوئے شانوں
پر بال لہراتے ہوئے اور خوابگاہ میں رات کو سوتے وقت بیلوڈرین کھاتے ہوئے

دکھایا جاتا ہے میں مانتی ہوں کہ یہ چیزیں معمولات میں داخل ہیں۔ عورتیں صابن بھی
استعمال کرتی ہیں۔ تیل بھی بالوں میں ڈالتی ہیں۔ دوائیاں بھی۔ ہر انسان کی زندگی کا
آج کل جزو بن چکی ہیں مگر کوئی عورت مرد کو اپنے غسل خانے آرائش گاہ یا خواب گاہ
کے نظارۂ عام کی دعوت نہیں دے سکتی۔ میں یہ بھی مانتی ہوں کہ آج کل بعض عورتیں
اسلام کی مقررہ حدود کے اندر نہیں رہیں۔ مگر یہ بات بھی مرد کے لیے باعث شرم
ہے کیونکہ عورت مرد کا رشتہ ازلی ہے۔ مرد کسی عورت کا باپ ہے کسی کا بھائی
ہے کسی کا خاوند ہے تو کسی کا وارث ہے ہر حالت میں مرد ہی عورت کی عزت کا
محافظ ہے۔ عورت کا مطلب ہے پوشیدہ مقام۔ اس پوشیدہ مقام کو پوشیدہ رہنے
دینا ہی بہتر ہے۔ اشتہار چھاپنے اور چھپانے والے مردوں کی تصویریں بھی اپنے اشتہاروں
میں دے سکتے ہیں۔ عورتوں کی تصویروں سے ان کی آمدنی میں کوئی اضافہ نہیں ہو سکتا
جس شخص کو جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ ہر صورت میں خرید لیتا ہے لوگ عورت
کی تصویر اشتہار میں دیکھ کر ہی سودا خریدنے پر مجبور نہیں ہو سکتے۔ آج آپ کے
کوہستان میں ہی دیکھ کر یہ افسوس کے ساتھ ساتھ دکھ ہوا کہ ٹوسکس بیٹری کے
اشتہار میں ایک عورت کو بیڑی پیتے ہوئے دکھایا گیا ہے بے شک بعض عورتیں بھی
سگریٹ وغیرہ پیتی ہیں مگر یہ چیز اخلاقاً معیوب ہے جو عورتیں ایسی عادتوں میں گرفتار
ہیں وہ بھی میرے ان بھائیوں کی کچھ نہ کچھ لگتی ہی ہونگے انکو چاہیئے کہ وہ ان عیبوں
کو چھپائیں نہ کہ اس طرح رسوا کریں اس اشتہار میں بڑی آسانی سے بیڑی پیتے ہوئے
مرد کو دکھایا جا سکتا تھا۔ؑ اور بکری بھی اس کمپنی کی اتنی ہی رہتی۔ مجھے یہ بھی اعتراف
ہے کہ یہ کسی خاص عورت کی تصویر نہیں محض ایک خاکہ ہے لیکن میں آپکے روزنامے

ؑ اگرچہ تصویر شرعاً مرد کو بھی حرام ہے۔

کشی سے روکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تصویر نہیں ہے اور نہ ہی ان کی بے حرمتی
ہوتی ہے۔

نکتہ:۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا کما قال علیہ
السلام اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ۔ بیشک اللہ تعالیٰ
نے آدم (انسان) کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا اب انسان کے ہر عضو پر نہایت غور سے
دیکھیں گے تو لفظ اللہ کی تجلی نظر آتی ہے۔ مثلاً انسان کے قد کو ملاحظہ فرمایئے۔ پھر
خود ہاتھ کو دیکھئے۔ خنصر۔ وسطی سبابہ۔ نرا وغیرہ وغیرہ میں ذات الٰہی کی جھلک
مشاہدہ فرمایئے۔ اسی لیے اسے کہا گیا ہے۔ الانسانُ سرّی وَ اَنَا
سرّہٗ۔ انسان میرا راز ہے اور میں اس کا راز ہوں۔ پھر چہرہ میں تو خصوصیت سے
لفظ اللہ منقوش ہے۔ مثلاً نہایت غائر نظر سے دیکھیں تو
لفظ اللہ کا جلوہ انسان کے چہرہ میں نمایاں ہے اسی لیے حدیث شریف میں منہ پر
تھپڑ مارنے اور اس کی اہانت سے روکا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ انسان کے چہرہ
پر ہی انسانیت کا دارومدار ہے۔ اور چہرہ کا حسن تمام اعضاء کے حسن کا مرکز ہے۔
اسی لیے شرعاً بھی چہرہ کی فوٹو کی ممانعت ہے تاکہ اس کے کھچوانے کے بعد حضرت
حق تعالیٰ کے مظہر خاص کی تحقیر نہ ہو۔ کاش کہ اس راز کو ہمارے عوام سمجھتے بلکہ خواص کو
اس طرف توجہ ہوتی تو کبھی حضرت مظہر حق کی توہین نہ ہوتی۔

سوال:۔ صرف انسان ہی مظہر حق ہے پھر تو صرف انسان کی ہی تصویر حرام ہو حالانکہ شرعاً
تو ہر ذی روح شئے کی تصویر حرام ہے۔

جواب:۔ اس میں تو الٹا تصویر کی حرمت پر مزید تاکید ہے کہ شرع مطہرہ نے دیکھا کہ
مظہر حضرت حق سے جس شئے کی تھوڑی سی مشابہت دیکھی تو اس کی تصویر بھی
حرام کر دی۔ چونکہ حیوانات کے چہرہ انسان کے چہرہ سے ملتے جلتے ہیں اسی لیے

کی وساطت سے یہ دریافت کرنے کی جسارت کرتی ہوں کہ کیا میری قوم کے مردوں
کے چہرے اس قدر مسخ ہو گئے ہیں کہ وہ انکے خاکے بھی دیکھنے کے متحمل نہیں ہو
سکتے۔
میں پھر ان اشتہارات چھاپنے اور چھپوانے والوں سے اپیل کرتی ہوں کہ عورت
کو اس طرح تماشہ بنا کر رسوا نہ کیجئے اور ساتھ ہی اپنے نوجوان بھائیوں کو ذہنی بے راہ روی
پر نہ ڈالئے۔ (رومانہ ملک۔ سیالکوٹ) کوہستان لاہور ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۸ء

مقام غور | ادھر ہمارے مشائخ۔ علماء۔ امراء۔ حکام۔ عوام۔ لیڈر۔ تصویر
فوٹو کے مرض کے اضافہ میں حریص نظر آتے ہیں۔ لیکن گورکھپور کی
عورتیں اسکے خلاف جہاد کر کے ہمارے حیا و شرم کو چیلنج کر رہی ہیں۔ کوہستان
کی ایک خبر ملاحظہ ہو۔
تہذیب جوں جوں ترقی کرتی ہے اخلاق کی قدریں اور زندگی کے پیمانے بدلتے
نظر آتے ہیں کہ زمانہ تھا کہ نسوانیت کا سب سے بڑا جوہر شرم و حیا اور پاکبازی تصور
کیا جاتا تھا۔ عورت کو قوم کی عزت اور ناموس سمجھا جاتا تھا۔ اور اس کی تشہیر و نمائش کو
باعث ننگ و ذلت قرار دیا جاتا تھا۔ لیکن اب عورت کی نمائش و تشہیر ہی تہذیب نو
کا امتیازی نشان بن گیا ہے اشتہار ہو بورڈ ہو رسالے ہوں اخبار ہوں۔ کتابیں ہوں۔
دوائیں ہوں عورت کی تصویر کے بغیر ان سب کو نامکمل اور غیر جاذب سمجھا جاتا ہے گورکھپور
کی عورتوں نے اپنی اس تذلیل و توہین کو نہ صرف محسوس کیا ہے بلکہ اسکے خلاف عملی اقدام
کر کے اپنی نسوانی غیرت کا قابل تقلید مظاہرہ کیا ہے یہ عورتیں کتب فروشوں اور رسالے
فروخت کرنے والے اسٹالوں پر گئیں اور ہر فحش تصویر کو وہیں نذر آتش کر دیا ہو سکتا
ہے کہ اسکے بعد اگلا قدم ایسے بورڈوں اور اشتہاروں کے خلاف اٹھایا جائے جن
میں اپنی تجارت کو فروغ دینے اور دکان کو چمکانے کے لیے نسوانی حسن کی حیا سوز نما

وتشہیر کی جاتی ہے۔

(روزنامہ کوہستان لاہور ۷ مارچ ۵۹ء)

خدا کرے کہ متذکرہ بالا مضامین کسی مسلمان کی سمجھ میں آجائیں اور وہ تائب ہو کر اگر یہ سوال کرے کہ اب میں اپنے پیرومرشد یا خود سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی تصویر مبارک کو کیا کروں۔ اس کا جواب دو معتبر ہستیوں سے سنیئے۔

۱۔ اعلحضرت عظیم البرکت شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ

حکم واضح ہوا اور مسئلہ مستبین اور حرکات مذکورہ بالیقین اور ان میں اعتقاد ثواب ضلال مبین۔ اس شخص پر فرض ہے کہ اس حرکت سے باز آجائے اور حرام میں ثواب کی امید سے نہ خود گمراہ ہو نہ جاہل مسلمانوں کو گمراہ بنائے ان تصویروں کو ناآباد جنگل میں راہ سے دور نظر عوام سے بچا کر اس طرح دفن کر دیں کہ جہاں کو ان پر اصلا اطلاع نہ ہو۔ یا کسی ایسے دریا میں کہ کبھی پایاب نہ ہوتا ہو۔ نگاہ جاہلوں سے خفیہ عمیق گڑھے میں یوں سپرد کر دیں کہ پانی کی موجوں سے کبھی ظاہر ہونے کا احتمال نہ ہو۔ (شفاء الوالہ صہ ۱۲ ۱۳ مطبوعہ بریلی شریف)

اسی طرح عمدۃ المفسرین قدوۃ المحققین مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی قدس سرہ نے اپنے فتاوی وغیرہ میں فرمایا خوف طوالت کی وجہ سے عبارت نہیں لکھی جا رہی۔

حکایت

ایک انگریز کسی بازار میں گھومتے ہوئے دیکھتا ہے کہ اس کے بڑے بزرگ کی تصویر کی بازار میں بے حرمتی ہو رہی ہے اس نے کہا کاش ہمارا مذہب مذہب اسلام سے کچھ سیکھ لیتا کہ بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے تصویر

حضرت انسان کی شرافت کو مدنظر رکھ کر تمام حیوانات کے چہروں کی تصویر کو بھی حرام فرما دیا۔

سوال:۔ پہلے تم کہہ چکے ہو کہ انسان کا ہر عضو اسم ذات سے مشابہ ہے پھر تو چاہیئے کہ انسان کے ہر عضو کی تصویر حرام ہو حالانکہ شریعت میں صرف چہرہ کی تصویر حرام ہے۔

جواب:۔ حقیقت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو کائنات کے ذرہ ذرہ پر نقش حق منقش ہے لیکن بعض میں آتنا عیاں کہ کسی غور و خوض کی ضرورت ہی نہیں رہتی اور بعض میں صرف اہل حق ہی مشاہدہ فرماتے ہیں اور بس۔ چونکہ انسان کے دیگر اعضاء میں نقش حق ظاہر ہے لیکن اہل نظر کے لیے اور چہرہ میں تو بالکل عیاں ہے اسی لیے صرف چہرہ کی تصویر کشی کی ممانعت آئی ہے۔

خاتمہ

فصل۔ مسئلہ:۔ جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا ناجائز ہے۔ مصلی کے سر پر یعنی چھت میں ہو معلق ہو یا سجدہ کی جگہ میں ہو کہ اس پر سجدہ واقع ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ مصلی کے آگے یا داہنے ہاتھ یا بائیں تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے پس پشت ہونا بھی مکروہ ہے اگرچہ ان تینوں صورتوں میں کراہت اس وقت ہے کہ تصویر آگے پیچھے داہنے بائیں معلق ہو یا نصب ہو یا دیوار وغیرہ پر منقوش ہو۔ اگر فرش میں ہے اور اس پر سجدہ نہیں تو کراہت نہیں۔ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے دریا پہاڑ وغیرہ ہا کی تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ (عامہ کتب)

مسئلہ:۔ اگر تصویر ذات کی جگہ ہو۔ مثلاً جوتے اتارنے کی جگہ اور کسی جگہ فرش پر کہ لوگ اسے روندتے ہوں یا تکیے پر کہ زانو وغیرہ کے نیچے رکھا جاتا ہو۔ تو ایسی

تصویر مکان میں ہونے سے کراہت نہیں ہے۔ نہ اس سے نماز میں کراہت آئے جبکہ سجدہ اس پر نہ ہو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ:۔ جس تکیہ میں تصویر ہو اسے منصوب کرنا پڑا ہوا نہ رکھنا اعزاز تصویر میں داخل ہوگا اور اس طرح ہونا نماز کو بھی مکروہ کر دے گا۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ اگر ہاتھ میں یا اور کسی جگہ بدن پر تصویر ہو مگر کپڑوں سے چھپی ہو یا انگوٹھی پر چھوٹی تصویر منقوش ہو۔ یا آگے پیچھے داہنے بائیں اوپر نیچے کسی جگہ چھوٹی تصویر ہو۔ یعنی اتنی کہ اس کو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھے تو اعضاء کی تفصیل نہ دکھائی دے یا پاؤں کے نیچے یا بیٹھنے کی جگہ ہو تو ان سب صورتوں میں نماز مکروہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ:۔ تصویر سر بریدہ یا جس کا چہرہ مٹا دیا ہو مثلاً کاغذ یا کپڑے یا دیوار پر ہو تو اس پر روشنائی پھیر دی ہو یا اسکے سر یا چہرے کو کھرچ ڈالا یا دھو ڈالا ہو کراہت نہیں۔ (درمختار)

اگر تصویر کا سر کاٹا ہو مگر سر اپنی جگہ پر لگا ہوا ہے۔ ہنوز جدا نہ ہوا تو بھی کراہت ہے مثلاً کپڑے پر تصویر تھی اسکی گردن پر سلائی کر دی کہ مثل طوق کے بن گئی (ردالمختار)

مسئلہ:۔ مٹانے میں صرف چہرے کا مٹانا کراہت سے بچنے کے لیے کافی ہے اگر آنکھ یا بھوں یا ہاتھ پاؤں جدا کر دیئے گئے تو اس سے کراہت رفع نہ ہوگی (ردالمختار)

مسئلہ:۔ تھیلی یا جیب میں تصویر چھپی ہوئی ہو تو نماز میں کراہت نہیں۔ (درالمختار)

مسئلہ:۔ تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے ہے اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا اور پہن لیا کہ تصویر چھپ گئی تو اب نماز مکروہ نہ ہوگی۔ (ردالمختار)

مسئلہ:۔ یوں تو تصویر جب چھوٹی نہ ہو اور موضع اہانت میں نہ ہو اور اس پر پردہ نہ ہو تو ہر حالت میں اسکے سبب نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے مگر سب سے بڑھ کر کراہت اس صورت میں ہے جب تصویر مصلی کے آگے قبلہ کو ہو۔ پھر وہ کہ سر کے اوپر ہو۔ اسکے بعد وہ کہ داہنے بائیں دیوار پر ہو۔ پھر وہ کہ پیچھے ہو۔ دیوار یا پردہ پر۔

مسئلہ:۔ روپے اشرفی اور دیگر سکے کی تصویریں بھی فرشتوں کے داخل ہونے سے مانع ہیں یا نہیں۔ امام قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نہیں اور ہمارے علمائے کرام کے کلمات سے بھی یہی ظاہر ہے۔

مسئلہ:۔ تصویر بنانا یا بنوانا بہرحال حرام ہے۔ خواہ دستی ہو یا عکسی۔ دونوں کا ایک حکم ہے

مسئلہ:۔ مکان میں ذی روح کی تصویر لگانا جائز نہیں اور غیر ذی روح کی تصویر سے مکان آراستہ کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ طغرے اور کتبوں سے مکان سجانے کا رواج ہے۔ (عالمگیری)

جدت پسند مجتہدین

ہمارے دور میں تھوڑے عرصہ سے پروفیسر ڈاکٹر وکلاء حضرات مجتہدین گئے ہیں انکی نقل اتارتے ہوئے بعض علماء بھی یہ شوق پورا فرما رہے ہیں۔ چند اجتہادات میرے سامنے ہیں مع سوال وجواب عرض کردوں۔

۱۔ اس رسالہ کی اشاعت اول کے وقت ایک مولوی صاحب سے ملاقات ہوئی باتوں باتوں میں انہوں نے فرمایا کہ اولیاء کرام ومشائخ عظام کی تصویر رکھنا شرعاً جائز ہے کیونکہ قرآن مجید میں ہے

يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَّحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ۔

اور بناتے تھے وہ جنات حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے جو وہ چاہتے محرابوں اور تصویروں میں سے۔)

فائدہ:۔ تماثیل، تمثال کی جمع ہے بمعنی تصویر (فوٹو) اور یہ ثابت ہے کہ اگلی شریعتوں کے احکام جب اللہ تعالیٰ بلاانکار بیان فرمائے تو وہ احکام ہمارے لیے بھی ہوتے ہیں۔ اور تصویروں کی ممانعت قرآن مجید میں کہیں ثابت نہیں اور جن احادیث سے حرمت ثابت ہوئی ہے وہ سب احاد ہیں۔ اور اخبارِ احاد سے قرآن کا حکم منسوخ نہیں ہوسکتا۔

جواب:۔ میں نے مولانا صاحب کو وہی جواب دیا جو اعلحضرت عظیم البرکت مجدد ملت مولانا شاہ احمد رضاخان صاحب محدث بریلوی قدس سرہٗ نے حضرت مولانا حشمت علی صاحب قادری رضوی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کو دیا۔ کہ تصاویر کی حرمت متواتر ہے مگر وہ احادیث جن سے حرمت ثابت ہوتی ہے وہ سب فرداً فرداً احاد ہیں مجموعہ سے حرمت متواتر ہو جاتی ہے۔ اور قاعدہ اصولیہ ہے کہ متواتر المعنی حدیث قرآنِ عظیم کے حکم کو منسوخ کرسکتی ہے جیسے یہاں تصویر کی آیت یعملون لَہٗ مَا یَشَاءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَ تَمَاثِیْلَ۔ کا حکم ان احادیث سے منسوخ ہوا۔

چونکہ یہ ایک سرسری بحث تھی۔ انشاء المولی العزیز ثم انشاء رسولہ الکریم صلی اللہ علیہ وسلم اسکے دوسرے اڈیشن میں مکمل دلائل پیش کئے جائیں گے۔ ۳۰ رجب ۱۳۸۷ھ

اضافہ جدیدہ

ایک اور مجتہد صاحب بولتے ہیں کہ قرآن مجید میں ہے وَ قَالَ لَھُمْ نَبِیُّھُمْ اِنَّ اٰیَۃَ مُلْکِہٖ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ التَّابُوْتُ فِیْہِ سَکِیْنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَ بَقِیَّۃٌ مِّمَّا تَرَکَ اٰلُ مُوْسٰی وَ اٰلُ ھٰرُوْنَ تَحْمِلُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ۔ (پ۲ البقرہ ۲۴۸)

ترجمہ:۔ اور ان سے انکے نبی نے فرمایا اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے

پاس تابوت۔ جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکہ کی اٹھاتے لائیں گے اسے فرشتے (کنزالایمان)

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے فرمایا۔

یہ تابوت شمشاد کی لکڑی کا ایک زراندور صندوق تھا جس کا طول تین ہاتھ کا اور عرض دو ہاتھ کا تھا اسکو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔ اس میں تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصویریں تھیں ان کے مساکن و مکانات کی تصویریں تھیں اور آخر میں حضور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضور کی دولت سرائے اقدس کی تصویر ایک یاقوت سرخ میں تھی کہ حضور بحالت نماز قیام میں ہیں اور گرد آپ کے آپکے اصحاب حضرت آدم علیہ السلام نے ان تمام تصویروں کو دیکھا یہ صندوق وراثۃً منتقل ہوتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا آپ اسمیں توریت بھی رکھتے تھے اور اپنا مخصوص سامان بھی چنانچہ اس تابوت میں الواح توریت کے ٹکڑے بھی تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور آپکے کپڑے اور آپ کی نعلین شریفین اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ اور ان کی عصا اور تھوڑا سا من جو بنی اسرائیل پر نازل ہوتا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام جنگ کے موقعوں پر اس صندوق کو آگے رکھتے تھے اور اس سے بنی اسرائیل کے دلوں کو تسکین رہتی تھی۔ آپکے بعد یہ تابوت بنی اسرائیل میں متوارث ہوتا چلا آیا جب انہیں کوئی مشکل درپیش ہوتی وہ اس تابوت کو سامنے رکھ کر دعائیں کرتے اور کامیاب ہوتے دشمنوں کے مقابلہ میں اسکی برکت سے فتح پاتے جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور ان کی بدعملی بہت بڑھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے ان پر عمالقہ کو مسلط کیا تو وہ ان سے تابوت چھین کر لے گئے اور اسکو نجس اور گندے مقامات میں رکھا اور اسکی بے حرمتی کی اور ان گستاخیوں کی وجہ سے وہ طرح طرح کے امراض و مصائب میں مبتلا ہوئے ان کی پانچ بستیاں ہلاک ہوئیں اور انہیں یقین ہوا کہ تابوت کی اہانت انکی بربادی کا باعث ہے تو انہوں نے تابوت ایک بیل گاڑی پر رکھ کر بیلوں

کو چھوڑ دیا اور فرشتے اسکو بنی اسرائیل کے سامنے طالوت کے پاس لائے اور اس تابوت کا آنا بنی اسرائیل کے لیے طالوت کی بادشاہی کی نشانی قرار دیا گیا تھا۔

جوابؔ: اس مضمون سے جاہلوں اور ناواقفوں کو خوب خوش کیا جا سکتا ہے لیکن علمی بد دیانتی کی سزا وہی ہے جو علمائے سوء کی ہے۔ اس لیے کہ آیت میں تصویر (فوٹو) کی نہ تصریح ہے نہ کنایہ ہے نہ اشارہ نہ اقتضا صرف تفاسیر کا بیان اور علم الاصول کو کون ٹھکرا سکتا ہے جبکہ تفاسیر کے مقابلے میں شہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے صریح ارشادات ہیں اس سے تو ایک عام انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ کہاں مفسرین کہاں امام الانبیاء والمرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحابہ اجمعین۔

جوابؔ: امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلحضرت شاہ احمد رضا خاں محدث بریلوی قدس سرہٗ کا جواب جو سوال اول میں لکھا گیا ہے۔ یہاں چسپاں کیجئے تو مطلب اور زیادہ واضح ہو جاتا ہے۔

ایک اور مجتہد

نامعلوم یہ مجتہد صاحب کون ہیں جن کے زد میں جانشین مفتی اعظم ہند محقق خاندان رضویت سیدی علامہ الحاج مفتی محمد اختر رضا خان صاحب (مدظلہ) بریلی شریف "سنی دنیا بریلی ص ۱۶ تا ۲۹ نومبر ۱۹۸۵ء میں لکھتے ہیں کہ۔

۱۔ علامہ موصوف رقمطراز ہیں کہ ہر صاحب علم بخوبی واقف ہے کہ جن نصوص میں جاندار کی تصاویر وتماثیل کی حرمت مذکور ہے اس میں اسکے سر بریدہ کر دینے ٹکڑے کر دینے اور پامال کر دینے کی ہدایات بھی ہیں اور اگر وہ جائے اہانت میں ہوں تو انکو رکھ چھوڑنے کی رخصت بھی ہے اس سے اندازہ لگتا ہے کہ تصاویر ممنوعہ وہی ہیں جو حقیقی معنی میں تصاویر ہوں یعنی پائیدار ہوں جنہیں سر بریدہ بھی کیا جا سکے جنکے عضو مٹائے بھی جا سکیں جن کے ٹکڑے ہو سکیں اور [illegible] موضع اہانت میں رکھا بھی جا سکے اس پر گزارش ہے کہ جناب کے

قول سے اندازہ لگتا ہے۔ سے صاف ظاہر ہے کہ یہ جناب کا محض اندازہ ہے جس پر خود جناب کو یقین نہیں بلکہ یہ محض جناب کا گمان ہے ورنہ جناب یوں فرماتے کہ یقین ہوتا ہے اور نصوص کا عموم جو خود جناب کو مسلم یقینی ہے اور یقین شک سے زائل نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے اسکے مثل یقینی کی حاجت ہے۔ کما تقرر فی الاصول تو محض اندازہ سے یہ نتیجہ نکالنا کہ حرمت تصاویر کے نصوص کے عموم میں سرے سے ناپائیدار عکوس داخل ہی نہیں الخ

شک سے یقین کو زائل کرنا ہے کہ نہیں ضرور ہے اور شک سے یقین کو زائل کرنا درست۔

۲۔ آپ مدعی ہیں کہ تصویر کی وضع پائیدار صورت کے لیے ہے جیسا کہ آپ کے کلمات سے ظاہر ہے مگر اس دعویٰ کا ثبوت محض اندازہ لگتا سے نہیں ہو سکتا بلکہ لازم ہے کہ لغت سے یا شرع سے اس دعویٰ کا ثبوت دیجئے اور شرع سے ثبوت دینا آکد والزام ہے کہ گفتگو حرمت تصاویر میں ہے اور حلت وحرمت احکام شرعیہ میں۔

۳۔ جناب سے سیکھ کر اگر کوئی یوں کہے کہ تصویر ممنوع کی حقیقت شرعیہ یہ ہے کہ وہ کامل ہو اور موضع اہانت میں نہ ہو۔ اس لیے کہ ہر صاحب علم بخوبی واقف ہے کہ جن نصوص میں جاندار کی تصاویر وتماثیل کی حرمت مذکور ہے اس میں اس کے سر بریدہ کر دینے ٹکڑے کر دینے اور پامال کر دینے کی ہدایات بھی ہیں اور اگر وہ جائے اہانت میں ہوں تو ان کو رکھ چھوڑنے کی رخصت بھی ہے اس سے اندازہ لگتا ہے کہ تصاویر ممنوعہ وہی ہیں جو حقیقی معنی میں تصاویر ہوں لہٰذا تصویر بنانا جسے دیکھ کر معلوم ہو کہ اس کا علیحدہ با اعضا کاٹ دیئے گئے ہیں۔ جائز ہے یونہی سرے سے ایسی تصویر بنانا جائز ہے جو افادہ ہو اس مدعی

کا کیا جواب ہو گا اور اس کے ادعاء حقیقت کا کیا علاج ہو گا اور جب اندازہ ہی مدار کار ہے تو اس کا اندازہ کیوں نہ لیا جائے اور آپ کا کیوں لیا جائے۔

۴- اندازہ ہی اگر چل پڑے تو کسی کو یہ کہنے کی مجال ہو گی کہ تصویر کی حقیقت شرعیہ وہی ہے جو تمثال ہو یا کپڑے وغیرہ میں بنائی گئی ہو وہی ممنوع ہے عکسی تصویر ممنوع نہیں کہ وہ سرکار کے زمانہ اقدس میں موجود ہی نہ تھی۔ تو حرمت تصاویر کے نصوص کے عوام میں سرے سے عکسی تصویریں داخل ہی نہیں۔ کہ ان کو نکالنے کے لئے کسی مخصوص کی ضرورت ہو۔ اب آپ ہی فرمائیں کہ اس اندازہ اور اس اندازہ کا سدباب کیا ہو گا۔ ہرگز کوئی سدباب نہیں سوائے اس کے کہ عموم حرمت بے پھیر پھار مانئے اور اندازوں سے تخصیص کا دروازہ بند کیجئے۔

۵- کوئی مانع نہیں کہ ٹی وی کے عکوس کو برقی لکیروں سے سر بریدہ عضو بریدہ افتادہ کیا جائے اور جب اس سے کوئی مانع نہیں تو عموم نصوص قائم اور تخصیص باطل لہذا ان عکوس کو بھی تصویر کہا جائے گا اور یہ بھی عام صورتوں کی طرح حرام۔ (ردالمختار طحطاوی علی الدر میں ہے۔ اما فعل التصویر فھو غیر جائز مطلقاً لانہ مضاھاۃ خلق اللہ کما مرہ رد المختار اسی میں ہے ظاہر کلام النوری الاجماع علی تحریم التصویر الحیوان و قال سواء صنعہ لما اولغیرہ فصنعۃ حرام الکل حال لان فیہ لخلق اللہ تعالیٰ۔ و سواء کان فی وبساط اودرھم و انا و حائط و غیرھا

۶- آپ کے طور پر ٹی وی پر صورت دیکھنا دکھانا تو حرام نہ ہو گا کہ یہ ناپائیدار عکس ہے اور بقول آپکے تصاویر ممنوعہ وہی ہیں جو حقیقی معنی میں تصاویر ہوں۔ یعنی پائیدار

ہوں جنہیں سر بریدہ بھی کیا جا سکے۔ جن کے عضو مٹائے بھی جا سکیں جن کے ٹکڑے ہو سکیں اور جنہیں موضع اہانت میں رکھا جا سکے۔ اور آپ ہی کے بقول ظاہر ہے کہ ناپائیدار عکوس کیساتھ ان میں سے کوئی بھی سلوک نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس وجہ سے ریڈیو میں اس کا بنانا بھی حرام نہ ہو گا۔

۷- مصلی کی پشت پر دیوار میں تصویر جاندار ہو۔ اور سامنے آئینہ ہو جس میں وہ تصویر نظر آئے اس صورت میں جناب کے نزدیک اس کی نماز کا کیا حکم ہے۔ مکروہ تحریمی ہو گی یا نہیں ہو گی تو کیوں حالانکہ اب جو اسکے سامنے ہے۔ وہ تصویر حقیقی آپ کے طور پر نہیں اگر مکروہ تحریمی نہ ہو گی تو اس صورت کا استثناء کتب فقہ سے دکھلائیے۔

۸- مصلی کی پیٹھ کے پیچھے جو تصویر ہے اس پر پردہ پڑا ہے کسی نے پردہ ہٹا دیا اور تصویر سامنے آئینہ میں نظر آنے گی۔ اس کا یہ فعل کیسا ہے۔ جائز یا ناجائز اور اگر ناجائز ہے تو اسی لیے تاکہ مصلی کے سامنے اس تصویر کو ظاہر کرنا جائز نہ تھا۔ تو بدرجہ اولیٰ تصویر بنا کر آئینہ سے ظاہر کرنا حرام۔

۹- اسی طرح ٹی وی آن کر کے اسکے سامنے نماز پڑھنے کا حکم بتائیے اور کتب مستندہ سے بر تقدیر جواز سند لائیے اور اگر مکروہ تحریمی بتائیں تو آپ ہی کے منہ سے اقرار ہو گیا کہ وہ ٹی وی کے ان عکوس کے وہی احکام ہیں جو دیگر صورتوں کے ہیں۔ تو نصوص حرمت انکو بھی عام اور ان کا بنانا بھی حرام۔

۱۰- اور نصوص حرمت کا عام ہونا خود اس امر کا روشن قرینہ ہے کہ صورت ذی روح جو ایک مخصوص ہیئت کا نام ہے اس کا مفہوم ہر صورت کو شامل ہے خواہ وہ پتھر میں یا کاغذ یا کپڑے یا شیشہ میں ہو۔ لہذا شیشہ میں نظر آنے والے عکس کو بھی تصویر و صورت کہا جاتا ہے اور یہ اطلاق حقیقتہً ہے نہ کہ بر سبیل مجاز جیسے انسان کا اطلاق رومی و ترکی اسود و ابیض اکبر و اصغر پر حقیقی ہے

مجازی نہیں تو تصویر و عکس میں حقیقت و مجاز کا علاقہ نہیں کہ باعتبار خد و خال دونوں کی حقیقت ایک ہے اور مجاز و حقیقت کا متائن ہونا ضروری ہے جیسے اسد اور زائد جسے تشبیھًا اسد کہہ دیا جائے اور جب تصویر و عکس متبائن نہیں بلکہ دونوں کی حقیقت ایک ہے لہٰذا دونوں پر صورت کا اطلاق حقیقتاً ہوتا ہے

الصورة الشكل والتمثال المجسم اسی میں ہے المصورة مونث المصور آلة فنقل صورة الأشياء المجسمه بوضع اشعة ضوئيته بعث من الاشياء و تسقط على عدسه فى جزوه الامامى و من ثم الى شريط او زجاج حساس فى جزئها الخلق فتطبع عليه الصورة بتاثير الضوء فيه تاتير كيماويا۔

دیکھئے صورت کا معنی شکل بتایا جو عام ہے پھر اس پر تمثال مجسم کو تخصیص بعد تعمیم کے طور پر معطوف کیا اور شکل بحکم عموم ممکس بھی شامل تو صورت عکس پر بھی صادق بلکہ عربی میں عکس و صورت کا فرق ہی نہیں لہٰذا عربی میں عکس کو بھی صورت کہتے ہیں اسی لیے کیمرے کے عکس کو بھی صورت کہا اور اردو میں بھی بکثرت عکس پر تصویر و صورت کا اطلاق آتا ہے۔ شاعر کہتا ہے ؎

پسینہ موت کا ماتھے پہ آیا آئینہ لاؤ
ہم اپنی زندگی کی آخری تصویر دیکھیں گے

نیز کسی نے کہا۔ ؎ دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار

نیز کہا ع جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

نظر آتی ہے آئینہ میں جیسی جسکی صورت ہے

اور تصویر کو اردو میں عکس بھی کہتے ہیں چنانچہ تصویر سازی کو عکاسی کہتے

کہتے ہیں اور فوٹو کو عکسی تصویر اور فوٹو آفسیٹ سے چھپے ہوئے کو عکسی کہتے ہیں جس سے ظاہر ہوا کہ عکس و صورت دونوں مترادف ہیں۔ تو دونوں کا بنانا حرام جبکہ جاندار کے عکس و صورت ہوں۔ بحمدہٖ تعالیٰ ہماری اس عرضداشت سے ثابت ہوا کہ ہمارے فاضل کا تصویر و عکس میں حقیقت و مجاز کا تفرقہ بتانا درست نہیں اور اس بنا پر نصوص حرمت کے عموم سے ٹی وی ریڈیو کے عکوس کو خارج بتانا غلط ہے بلکہ حرمت و صنعت میں نصوص اپنے عموم پر ہیں تو کوئی صورت ان سے خارج نہیں البتہ استعمال کی بعض حالات میں رخصت ہے جیسا کہ ہم نے پہلے ہی گزارش کیا اور جب موصوف وہ تفرقہ باطل تو پائیدار و ناپائیدار کا تفرقہ خود ناپائیدار اور نصوص حرمت میں پائیدار کی قید۔

سوال:۔ موجودہ معروف و متعارف آئینہ بالکلیہ انسانی صنعت گری ہے لہٰذا اس میں بھی عکوس کے ظہور میں قطعی طور پر جعل انسانی کا دخل ہے۔ اس لیے اگرچہ ٹی وی کے آئینہ پر عکوس کے ظہور میں جعل انسانی دخیل ہے جب بھی حکم آئینہ کے عکوس کے حکم کی طرح ہی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ غیر قادر ناپائیدار ہونے میں دونوں بالکل ایک طرح ہیں۔

جواب:۔ یہ قیاس فاسد ہے اس لیے کہ عام آئینوں میں عکس جبھی نظر آتا ہے جبکہ آدمی آئینہ کے سامنے ہو اور کوئی آڑ نہ ہو اور ٹی وی کا آئینہ عام آئینوں کی طرح نہ ہو بلکہ یہ ایک مخصوص آئینہ ہو جس میں عکوس کا ظہور عام آئینوں کی طرح نہیں ہوتا۔ بلکہ شعاعوں کو قابو میں کر کے مختلف اطوار میں منتقل کر کے صورت میں بدلا جاتا ہے تو قطعاً صورت بننے میں جعل انسانی دخیل ہے بخلاف آئینہ کے کہ اس میں شعاعیں کچھ اپنے قابو میں نہیں ہوتیں لہٰذا کوئی یہ نہیں کہتا کہ آئینے

کے سامنے کھڑا ہونے والا اپنی صورت بنا رہا ہے بخلاف اسکے کہ جو کیمرے
کے سامنے کھڑا ہو اس کیلئے ضرور کہا جائے گا۔ یہ اپنی تصویر کھچوا رہا ہے۔
بخلاف اسکے کہ جو کیمرے کے سامنے

اور ٹی وی میں کیمرے کا دخل ضرور ہے جیسا کہ آپ نے خود لکھا ہے تو کیا
وجہ ہے کہ عام کیمروں کا عکس حرام ہو اور ٹی وی کے کیمرے کا جائز ہو
ٹی وی کا آئینہ خاص آئینہ ہے اور جب یہ مخصوص آئینہ ہے تو حکم بھی عام
آئینوں سے جدا ہے اور ہونا چاہیئے۔ (کہ مفید شک ہے) سے کوئی حکم
خود قائل کے نزدیک ثابت نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود ریڈیو اور ٹی۔ وی
کی تصاویر کے جواز پر جناب کو جزم ہے اور اس فتویٰ کی اشاعت رسالوں
میں بار بار کی گئی اور کپڑے پر گجراتی میں چھاپ کر مسجدوں میں لٹکایا گیا اس
پر حیرت ہے اور یہ دلیل کہ غیر قار و ناپائیدار اس پر مکرر عرض ہے کہ یہ تفرقہ
ہنوز ثابت نہیں بلکہ یہ جناب کا اپنا خیال ہے جو مسلم نہیں تو اس سے حجت
قائم نہیں ہو سکتی۔ اور ہمارے نزدیک تصویر بنانا خواہ پائیدار ہو کہ ناپائیدار
مطلقاً حرام اور اس سلسلہ میں مفتی احمد یار خان صاحب علیہ الرحمتہ کے فتوی سے
استنباد بھی ہم پر حجت نہیں پھر جناب رقمطراز ہیں جس طرح آئینہ کے عکوس
کی اصل قریب ریز کرنیں ہیں بلکہ اس طرح ٹی۔ وی کے عکوس کی اصل قریب ریز
ہیں" اقوال مگر آئینہ میں کرنیں بشرط مقابلہ و انتفاء موانع خود پڑتی ہیں تو صورت
نظر آتی ہے اس میں انسان کو کچھ اختیار نہیں ہوتا اور ٹی وی میں یوں نہیں ہوتا
ہے۔ بلکہ کیمرہ کرنیں محفوظ کرتا منتقل کرتا پھر صورت میں بدلتا ہے اور اس میں
دیگر کیمروں کی طرح بالکل فعل انسانی دخیل ہے تو کیا وجہ ہے کہ ٹی وی کی تصویر
کو آئینہ کے عکس پر قیاس کیجئے اور کیمرے کی تصویروں کے مشابہ نہ مانیئے حالانکہ

اس میں کیمرہ دخیل ہے اب اگر ہمارے فاضل گرامی کا آئینہ پر قیاس مان
بھی لیا جائے تو کیمرہ اس تصویر میں بداخلت کرتا ہے اب ہمارے فاضل مذکور
اس معارضہ کو دفع فرمائیں یا کیمرے کی سب تصویروں کو جائز فرمائیں پھر یہاں
ایک بات قابل لحاظ یہ ہے کہ ہمارے فاضل گرامی ٹی وی کے شیشہ کو آئینہ
فرماتے ہیں ہر چند کہ ہم نے ان کے قیاس کو نہ مانا لیکن ان کی موافقت کرتے
ہوئے اس شیشہ کے لیے ہمارے قلم سے بھی آئینہ لکھا گیا حالانکہ وہ آئینہ
نہیں بلکہ ایک مخصوص شیشہ ہے جس میں نگاہ نافذ نہیں ہوتی نہ اس سے شعاع
بصر ٹکرا کر آدمی کا عکس دکھاتی ہے اور برقی لہریں اس میں کارفرما ہوتی ہیں تو
لگتا ہے یہ آئینہ ہے مگر اس میں سامنے والی اشیاء کا عکس نظر نہیں آتا بلکہ
وہی تصویر چھپتی ہے جو کیمرہ لیتا ہے تو اسے آئینہ کہنا ہی سرے سے صحیح نہیں
بلکہ وہ کیمرے کے شیشہ کی طرح ایک شیشہ یا پردہ فلم کی طرح ہے واللہ،
الحجۃ السامیۃ ولله الحمد اولاً وآخراً وظاہراً وباطناً ۔ فاضل گرامی سے ایک سوال
اور کر لوں وہ یہ کہ اگر کوئی ایسی شکل نکل آئے کہ آدمی کے چہرہ کی شعاعوں
کا رخ موڑ دیا جائے یوں کہ کسی آلہ میں ان شعاعوں کو منتقل کیا جائے اور
ذی صورت سے ان شعاعوں کا تعلق نہ رہے اور وہ آلہ عام آئینہ کے مقابل
ہو۔ اس آئینہ میں اس آدمی کی صورت نظر آئے جو آئینہ کے سامنے نہیں
ہے اب اس تصویر کا حکم وہی ہوگا جو عام آئینوں کے عکس کا ہے یا جدا
گانہ اگر ہاں تو کیوں اور شعاعوں کے رخ کو موڑنا اور منتقل کرنا کیوں نظر
انداز کیا جائے گا اور یہ کہنا کیونکر صحیح ہوگا کہ یہ وہی عکس ہے جو آئینہ
سے نظر آتا ہے حالانکہ اب وہ آدمی آئینہ کے سامنے نہیں اور آئینہ میں
عکس جبھی اترتا ہے جب کہ آدمی اس کے سامنے ہو اور شعاع ہی خود یہ

صلاحیت نہیں کہ آدمی کی مخالف سمت میں منعکس ہو تو یہ جو عکس اس
آئینہ میں شعاع کے معتاد صلاحیت کے برخلاف نظر آیا اس میں صنع انسان
کا دخل یا اس کا شبہ بھی ہے کہ نہیں اور یہ عکس عام عکوس سے (جو آدمی
کے آئینہ کے مقابل ہونے کی صورت میں نظر آتے ہیں) مغائر یا شبہ مغائر
ہے کہ نہیں۔ مغائر ہے تو ضرور عام جاندار تصویروں کی طرح حرام اور شبہ
مغائر ہو تو بھی حرام کہ مشبہۃ الشئی حقیقت شے کے مشابہ ہے تبیس
شرح کنز میں ہے۔ الشبھۃ تشبہ الحقیقۃ اور الرعداہ نہ ہے
تو وہ حکم کیا ہے اور وہی حکم ٹی وی کی تصاویر کا ہے کہ نہیں۔ نہیں ہے
تو کیوں نہیں اور ہے تو ہمارا مدعی ثابت وللہ الحمد۔ اور جناب کا قیاس
زائل اور وہ تفرقہ ناپائیدار و پائیدار باطل لہذا اب جو آپ رقم طراز ہیں کہ
جس طرح آئینہ کے عکوس متحرک اور غیر قار ہیں الخ پیشگی رد ہو چکا۔
پھر بھی حضرت سے دریافت کیا جائے کہ ایک شخص کسی آدمی کا فوٹو
آئینہ میں دکھاتا ہے اُسے دیکھنا جائز ہے کہ نہیں اگر حضرت کے نزدیک
اُسے دیکھنا جائز ہے تو اس پر کیا دلیل ہے اور اسی دلیل سے فلم کے
پردہ پر نظر آنے والی تصویریں جائز ہونگی یا نہیں اگر نہیں تو وجہ فرق کیا ہے
بیان فرمائیں اور اگر جائز نہیں تو کیوں حالانکہ جس طرح آئینہ کے عکوس متحرک
وغیر قار ہیں اسی طرح اس فوٹو کا عکس متحرک وغیر قار ہے اور ہمارے فاضل
نے یہ جو تحریر فرمایا ہے کہ جس طرح آئینہ میں عکوس کے ظہور کے لیے ریز کا وجود ضروری
ہے اسی طرح ٹی وی میں بھی ظہور عکوس کے لیے ریز کا وجود ضروری ہے یہ کلام جس
کا حاصل آئینہ پر قیاس ہے پہلے سے ممنوع ہے جیسا کہ مفصل طور پر گزارش
ہوا یونہی ان کا یہ قول کہ جس طرح آئینہ کے عکوس کے ظہور میں جعل انسانی کا دخل
آپ کے کروز نامے

ہے الخ پہلے ہی ممنوع ہو چکا جیسا کہ پہلے ہی گزارش کیا گیا فتذکر ثمہ اور یہ
جو فرمایا کہ جس طرح ریز کے غیر متعلق ہو جانے کی شکل میں ٹی وی سے بھی عکوس
غائب ہو جاتے ہیں اور پھر کہیں نہیں رہتے اس طرح ٹی وی سے ریز کے غیر
متعلق ہو جانے کی شکل میں ٹی وی سے بھی عکوس غائب ہو جاتے ہیں الخ
یونہی یہ بھی جیسا آپ نے فرمایا مگر اتنی بات ٹی وی کی تصاویر کے جواز کے لیے
کافی نہیں جب کہ دیگر وجوہ مذکورہ ممنوع ہو چکے اور سند ممانعت پیش ہو چکی۔
پہلے ممانعت سابقہ اُٹھائیے پھر ہمارے فاضل گرامی رقمطراز ہیں کہ جس طرح آئینہ میں
نظر آنے والے جاندار کے عکوس حکم وثن اور معنی بت میں نہیں بالکل اس طرح
ٹی وی میں نظر آنے والے عکوس کو بھی حکم وثن اور معنی بت میں نہیں رکھا جا سکتا
اس کے بل پر کوئی کہہ سکے گا کہ ٹی وی میں نظر آنے والا بت دیکھنا جائز ہے اور
اسے سجدہ کرنا بت کو سجدہ کرنا نہیں اس لیے کہ بقول ہمارے فاضل کے ٹی وی
میں نظر آنے والے عکوس کو بھی حکم وثن اور معنی بت میں نہیں رکھا جا سکتا۔
لیجیے بت دیکھنے اسے سجدہ کرنے کی طرف راہ نکل آئی۔ ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم۔ اور یہ دلیل کہ یوں ارشاد ہوئی کہ ناپائیدار وغیر قار
ہونے میں دونوں بالکل ایک طرح ہیں اور چونکہ پائیداری ہی حقیقی معنوں میں تصویر
ہونے کی بنیاد ہے اور وہ دونوں بحکمہ مفقود ہے لہذا حرمت وحلت کے
تعلق سے بھی دونوں کا حکم ایک ہوگا۔ پہلے ہی بار بار رد ہو چکی وللہ الحمد اور
یہ جو جناب نے تحریر فرمایا کہ نیز جس طرح آئینوں کے عکوس کی حرمت کی کوئی
نص نہیں۔ بالکل درست ہے اور آئینوں کے عکوس کی حرمت کی نص کیوں ہو
جب کہ حرمت افعال مکلفین سے متعلق ہے اور آئینوں کے عکوس میں فعل انسانی
کا دخل نہیں بلکہ اس میں شعاعیں خود مصور ہو جاتی ہیں لہذا سرکار ابدقرار علیہ الصلوۃ

والسلام کے زمانہ سے لیکر آئینہ سازی اور آئینہ دیکھنا آج تک معمول اور رائج ہے اور کوئی نہیں سمجھتا کہ آئینہ کے سامنے کھڑا ہونے والا اپنی تصویر بنا رہا ہے مگر اس پہ ٹی وی کو قیاس کرنا اور یوں کہنا کہ بالکل اس طرح ٹی وی کے عکوس آئینہ کے عکوس کی طرح نہیں نہ خود ٹی وی آئینہ ہے کما بنیا من قبل و للہ الحمد پھر فاضل نے جو احتمالات نکالے ہیں ہمیں ان کے متعلق یہی کہنا ہے کہ ہم عکس وصورت کے بابت اپنا فیصلہ پہلے لکھ آئے ہمارے الفاظ پھر یاد فرمایئے ہم نے نمبر ۹ میں لکھا صورت ذی روح جو ایک مخصوص ہیئت کا نام ہے۔ ہر صورت کو شامل ہے خواہ وہ پتھر میں ہو یا کاغذ یا کپڑے یا شیشہ میں ہو لہذا شیشہ میں نظر آنے والے عکس کو بھی تصویر صورت کہا جاتا ہے اور یہ اطلاق حقیقتہ ہے نہ کہ بر سبیل مجاز اِنَ قولنا ظاہر ہو کہ عکس وصورت دونوں مترادف ہیں تو ہمارے فاضل کا یہ قول کہ پہلا تو یہ کہ عکس عام ہو اور تصویر خاص الخ ۔ ہمارے نزدیک درست نہیں اور پائیدار و ناپائیدار عکوس پر تصویر کا اطلاق بطور اشتراک لفظی نہیں کہ پائیدار اور ناپائیدار دونوں صورت کے مفہوم عام کے فرد ہیں تو ان پہ تصویر صورت کا اطلاق بطور اشتراک معنوی ہے نہ کہ بطور اشتراک لفظی۔ یہاں سے ظاہر ہوا کہ ہمارے فاضل کا یہ قول کہ دوسرا احتمال یہ ہے کہ تصویر کا اطلاق پائیدار اور ناپائیدار دونوں طرح کے عکوس پر بطور اشتراک لفظی ہو خطائے بین ہے اور ہمارے فاضل نے سابقہ عبارت کے متصل یہ جو لکھا کہ اس صورت میں عند الاطلاق۔ تصویر کے متعدد معنی میں سے کوئی ایک ہی معنی مراد ہوگا الخ ۔ یہ اسی صورت میں بن سکتا ہے کہ تصویر و عکس میں اشتراک لفظی ہو اور جب کہ وہاں اشتراک لفظی نہیں بلکہ اشتراک معنوی ہے تو کوئی مانع نہیں ہے کہ تصویر و

عکس دونوں مراد ہوں اور جب کوئی مانع نہیں ہے تو صورت دونوں کو شامل اور دائرہ حرمت میں دونوں داخل تو نصوص حرمت سے نہ تو پائیدار عکس خارج نہ ہی جعلی ناپائیدار باہر۔ ہمارے فاضل نے جو تیسرا احتمال عکس و تصویر میں بتائن کا ذکر کیا ہے وہ ہمارا مختار نہیں لہذا اس سے ہمیں بحث نہیں اور اس کا رد ہم پہلے کر آئے البتہ چوتھا احتمال جو ہمارے فاضل نے ذکر کیا یہ کہ دونوں میں تساوی کی نسبت ہو ہم نے اس کو پہلے ہی اختیار کیا۔ جیسا کہ ہمارے گذشتہ کلام سے ظاہر ہے اور بے شک جیسا کہ فاضل موصوف نے کہا اس صورت میں حرمت تصاویر کے نصوص پائیدار اور ناپائیدار عکوس کو شامل ہوں گے مگر فاضل مذکور کا اس پہ یہ کہنا کہ لہذا آئینوں کے عکوس بھی قطعی حرام قرار پائیں گے صحیح نہیں اس لیے کہ گفتگو عکوس مصنوعہ میں ہے۔ اور آئینہ کے عکوس مصنوعہ انسان نہیں لہذا وہ سرے سے نصوص حرمت میں داخل ہی نہیں کہ حرام قرار پائیں یا انہیں کسی دلیل سے ضابطہ حرمت سے نکالنے کی حاجت ہو تو فاضل مذکور کا یہ کہنا کہ اب اگر آئینوں کے عکوس کو ضابطہ حرمت سے نکالنے کے لیے کوئی ایسی مضبوط دلیل پیش کی گئی جو نصوص حرمت کے عموم کی مخصص بن سکی الخ خود ساقط ہے اور اگر بغرض غلط آئینوں کے عکوس کو مصنوعہ انسان مان لیں تو تعامل کی بنا پہ برخلاف قیاس آئینوں کے عکوس ضابطہ حرمت سے خارج قرار پائے گئے اور جو برخلاف قیاس ثابت ہوا اس پہ دوسرے کو قیاس کرنا صحیح نہیں تو فاضل مذکور یہ قیاس کہ پھر ناپائیدار عکوس خلت تخصیص میں اشتراک کے سبب دائرہ حرمت سے نکل جائیں گے نادرست ہے فاضل مذکور نے عکس و تصویر میں عام خاص من وجہ کی جو نسبت کا احتمال قائم کیا ہے وہ بھی ہمارا مختار نہیں تو پھر اس

پر کلام کی حاجت نہیں ۔ لے اور ہمارے فاضل نے یہ جو فرمایا کہ ویڈیو کیسٹ
میں نہ تصویر ہوتی ہے نہ عکس اس میں صرف ریز ہوتے ہیں الخ اس پہ
معروض ہے کہ اگر اس میں تصویر نہیں ہوتی تو اس میں ریز بھی نہیں ہوتے
حالانکہ تصویر نہ ہونا مستفد ہے کہ شعاع جب کسی شیشہ یا ریل میں پڑتی
ہے شعاع نہیں رہتی بلکہ صورت بن جاتی ہے چنانچہ کیمرے میں اسی طرح
پر تصویر بنتی ہے کہ شعاع کیمرے میں اگلے حصّہ کے شیشہ سے منتقل ہو کر
پچھلے حصّہ میں جو ریل یا شیشہ ہوتا ہے اس پہ پڑتی ہے پھر روشنی کی کیمیائی
تاثیر سے اس میں تصویر بن جاتی ہے لہذا ضروری ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں
شعاع صورت پکڑے اگرچہ وہ اس قدر چھوٹی ہو کر بے خوردبین کے
دکھائی نہ دے جیسا کہ ہم نے بعض اجلہ مطلعین سے سنا یا شعاع چھوٹے
نقطوں میں متشکل ہو جائے جیسا بعض ثقات نے بیان کیا اور بہر حال یہ دعویٰ
کہ اس میں صرف ریز ہوتے ہیں ممنوع ہے کہ خلاف مشاہدہ ہے اور اس
دعویٰ کے ممنوع ہونے کی سند خود ہمارے فاضل کے کلام میں موجود ہے
کہ انہوں نے فرمایا کہ ویڈیو کیسٹ میں نہ تصویر ہوتی ہے نہ عکس جس سے
ظاہر ہے کہ جیسا ویڈیو کیسٹ میں عکس ہی نہیں ہوتا۔ حالانکہ عکس وہی شعاع
ہے جو ذی صورت کے ساتھ قائم ہو اور آئینہ میں منعکس ہو تو اس میں یہ
ریز کیونکر ہوں گے اس پہ اگر فرمائیں کہ مجرد شعاع ہوتی ہے تو یہ دعویٰ
ممنوع ہوگا کہ خلاف ظاہر و معتاد ہے اس لیے کہ شعاع جس شیشہ وغیرہ
میں نافذ ہوتی ہے اس میں نہیں رہتی اور جس میں نافذ نہیں ہوتی اس

صلے یہ ترک ہے جو بریکٹ میں ہے

میں متشکل ہو جاتی ہے تو ریز کا ہونا اور عکس و صورت کا نہ ہونا غیر مسلم
اور خود انہیں فاضل کے کلام میں اس کے بطلان پر روشن دلیل موجود
پھر موصوف سے پوچھیے کہ اگر مجبرز ریز ہوتے ہیں تو کس شکل میں ہوتے ہیں
یا کسی شکل میں نہیں ہوتے اور ان ریز سے تصویر کیسے بن جاتی ہے حالانکہ
اب یہ ریز جناب کے طور پہ ذی صورت سے جُدا ہو گئیں اور آئینہ میں
ریز سے صورت جبھی نظر آتی ہے جب کہ ذی صورت کے تابع ہو اور
اب جناب کے طور پہ یہ ریز ذی صورت کے تابع نہ رہے تو ان میں
حسب معتاد صورت بننے کی صلاحیت ہی نہ رہی اب یا تو یہ مانیے کہ
یہ ریز ہی نہیں اور یہی واقعہ ہے کہ ریز تابع و عرض ہے اور تابع بے متبوع و
عرض بے معروض نہیں ہو سکتا یا یہ کہیں کہ ان ریز سے صورت بننے میں صنع
انسان کا دخل ہے بہر حال تصویر سازی ثابت اور آئینہ پہ قیاس باطل،
بلکہ ضرور اس میں چھوٹی صورت یا نقطے ہوتے ہیں جنھیں ٹی وی میں
بڑا اور نمایاں کر کے دکھایا جاتا ہے اور یہ سب کھلی تصویر سازی ہے۔
ولله الحجة السامية اور ہم نے سوالات میں اور اس جواب میں جہاں ریز
کر نہیں کہا ہے وہ محض فاضل ممدوح کے ساتھ تنزل و مجازات اور مجاز
کے طور پر کہا ہے ہاں آئینہ میں جو شعاع منعکس ہوتی وہ حقیقۃً شعاع
نہیں ہے جو عدم نفوذ کے سبب عکس ہو کر نمایاں ہوتی اسی لیے وہ ذو الصورۃ
کے تابع ہے اور اسی کے لیے مقابلہ ذو الصورۃ لازم ہے چنانچہ ہمارے
فاضل نے بھی فرمایا۔

لے ۔ یہ حقیقت ہے کہ عکوس و ظلال اپنے ارباب کے تابع ہیں جس سے
ظاہر ہے کہ ان عکوس کا اپنا کوئی وجود نہیں بلکہ ان کا وجود ان کے ذو الصورۃ

کے ساتھ قائم ہیں جیسے سپیدی جو دیوار کے ساتھ قائم ہے اور ویڈیو میں
جو کچھ محفوظ ہے وہ فاضل گرامی کے طور پر ریز ہوں یا چھوٹی صورت یا نقطے
یا کوئی بلا ہو وہ ذوالصورۃ کے تابع ہی نہیں بلکہ جوہر ہے جو مصنوع انسان
ہے تو اس کو ریز پر اور اس کے عکوس کو آئینہ کے عکوس پر قیاس
کرنا صحیح نہیں اور فاضل گرامی کا یہ کہنا کہ مگر ایک درمیانی کڑی کو بھی نظر انداز
کر دینا مناسب نہیں وہ یہ کہ عکوس تابع ہیں ریز کے اور ریز تابع ہیں ذی
صورت کے انہیں کچھ مفید نہیں نہ ہمیں کچھ مضر اور یہ جو کہا کہ عکوس تابع
ہیں ریز کے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عکوس کی حقیقت کچھ اور ہے اور ریز
کی حقیقت اور ہے اس معنی پر یہ دعویٰ صحیح نہیں کہ آئینہ کے عکوس حقیقۃً
وہ شعاع ہی ہیں جو ذوالصورۃ سے نکلی اور آئینہ میں منعکس ہو کر نظر آئی
تو آئینہ کے عکس اور مجرد شعاع میں حقیقت کا اختلاف نہیں ہاں تشکل و
عدم تشکل سے ضرور ایک گونہ اختلاف ہے جو اعتباری ہے اور اس پر جو
دعویٰ مبنی ہے وہ بھی امر اعتباری کا دعویٰ ہے ورنہ عکوس آئینہ حقیقۃً ذوالصورۃ
کے تابع ہیں اور ان کی اصل وہی ذوالصورۃ ہے اور یہ عکوس وہی شعاع ہیں
جو ذی صورت کے ساتھ قائم اور آئینہ میں منعکس ہے نہ کہ شعاع کہ محض عرض
غیر قائم بنفسہ ہے اور اپنے وجود میں ذی صورت کی محتاج ہے تو شعاع
(ریز) جب بھی ہوں گے ذوالصورۃ کے ساتھ ہوں گے اور جبھی منعکس
ہوں گے جب ذوالصورۃ آئینہ کے مقابل ہو تو فاضل ممدوح نے یہ جو فرمایا
کہ "پہلے ریز کے مرآۃ کے سامنے ہونے کے لیے ضروری تھا کہ ذی صورت
مرآۃ کے روبرو ہو اور دونوں کے درمیان کوئی حجاب نہ ہو" اس پر معروض
ہے کہ حی اب بھی یہ ضروری ہے ورنہ ریز کا مرآۃ کے سامنے ہونا درکنار خود

ریز ہی نہ ہوں گی کہ ریز ذی صورت سے جدا ہو کر کبھی نہ پائے جائیں گے
اور وہ جو سائنس نے محفوظ کیا ہرگز وہ ریز نہیں جو ذی صورت کے تابع ہوتی
ہے اسے ریز سمجھنا سائنس دانوں کے خود فریبی ہے تو فاضل ممدوح کا یہ قول
کہ "لیکن جب سے سائنسی ترقی نے ان ریز کو محفوظ کر لینے کی صورت نکال
لی ہے" الخ نادرست ہے جب کہ ریز سے اس کا حقیقی معنی مراد ہو اور ظاہر
یہی ہے کہ فاضل ممدوح کی مراد ہی حقیقی معنی ہے اسی لیے وہ جو ویڈیو میں
محفوظ ہے اسے ذی صورت کے ریز اور ویڈیو کے اشکال کو آئینوں کے
عکوس پر قیاس فرماتے ہیں اور اگر حقیقی معنی مراد نہیں بلکہ ویڈیو کی محفوظ شدہ
کو مجازاً باعتبار ما کان ریز فرمایا ہے تو اس معنی پر ریز کا اطلاق اس محفوظ
شدہ پر صحیح ہے لیکن اب پھر وہی بات ہے کہ یہ محفوظ شدہ اپنی حقیقت
میں اس ریز سے مختلف ہے کہ یہ ذی صورت کے تابع نہیں ہے اور وہ
ذی صورت کے تابع ہے اور یہ جو ویڈیو میں محفوظ ہے اس میں ضرور صنع
انسانی دخیل ہے تو یہ مصنوع انسان ہے اور وہ شعاع (ریز) جو ذی صورت
کے ساتھ قائم ہے مصنوع انسان نہیں تو جو مصنوع انسان سے بنے گا وہ ضرور
انسان کا بنایا ہوا قرار پائے گا اور اس پر ضرور احکام شرع جاری ہوں گے
اور مصنوع انسان کا غیر مصنوع انسان پر قیاس کرنا ہرگز کسی طرح درست نہ ہو
گا پھر فاضل ممدوح نے جملہ گزشتہ کے متصل لکھا اسی فلسفہ کے تحت کہ عکوس
کی اصل قریب ریز ہیں نہ کہ ذی صورت اقول ہم پہلے عرض کر آئے کہ عکوس
آئینہ حقیقۃً ذوالصورۃ کے تابع ہیں اور ان کی اصل وہی ذوالصورۃ ہے اور
یہ عکوس وہی شعاع ہیں جو ذی صورت کے ساتھ قائم اور آئینہ میں منعکس
ہے نہ کہ شعاع کہ محض عرض غیر قائم بنفسہ ہے اور اپنے وجود میں ذی صورت

کی محتاج ہے تو ہمارے نزدیک یہ دعویٰ ممنوع ہے اور اس کا رد ہم پیشگی
کر چکے ہیں اور بتا چکے کہ عکس و شعاع میں فرق محض اعتباری ہے ورنہ دونوں کی
حقیقت ایک ہے اور عکس آئینہ کی اصل وہی ذی صورت ہے تو سائنسی آلات
سے جو عکس بنتا ہے اس کی اصل وہ ریزے جو ذی صورت کے ساتھ قائم ہے
اور اس سے جدا ہو کر نہیں پائی جا سکتی اکیونکر ہو سکتی ہے حالانکہ وہ ریزے تو
اصلاً عکس آئینہ ہی کی اصل نہیں بلکہ وہ اور عکس آئینہ متحد بالحقیقہ ہیں تو ان
ریزے پر ویڈیو میں محفوظ شدہ کو قیاس کرنا اور عکس آئینہ پر ویڈیو کے عکس
کو قیاس کرنا اختیاری کو غیر اختیاری پر قیاس کرنا ہے میں یہ بھولا کہ ہمارے
فاضل تو ویڈیو کے محفوظ شدہ پر ریزے کا اطلاق اس کے حقیقی معنی پر کر رہے
ہیں تو قطعاً وہی ریزے ان کی مراد ہیں جو ذی صورت کے ساتھ قائم ہیں اب
آئینہ پر انھیں قیاس کی کیا حاجت بلکہ صاف کیوں نہیں کہتے کہ ویڈیو اور ٹی وی
کے عکوس بعینہ آئینہ کے عکوس ہیں مگر یہ کہ ان کے آڑے ان کا کہا
آرہا ہے اور وہ یہ عبارت ہے جو گزشتہ سے متصل ارشاد ہوئی کہ تو
جب ہم ان ریزے کو ٹیپ کر لیں گے تو پھر عکوس کے ظہور کے لیے ذی صورت
کا مرآۃ کے روبرو ہونا ضروری نہ رہ جائے گا جی "مرآۃ کے روبرو ہونا ضروری
نہ رہ جائے گا" مگر اب نہ ٹی وی کا شیشہ آئینہ نہ وہ عکوس، عکوس آئینہ
نہ وہ ریزے ٹیپ ہونے کے قابل کہ عرض و معروض ناقابل وجود اور اتنی بات
تو خود فاضل ممدوح کے اقرار سے روشن کہ ٹی وی کے عکوس بعینہ نہ آئینہ
کے عکوس ہیں نہ ان کے مثل ہیں کہ وہ فرما چکے کہ مرآۃ کے روبرو ہونا ضروری
نہ رہ جائے گا لہٰذا فاضل گرامی ہی کے بقول عبارت میں قدرے تصرف کے
ساتھ اب حقیقت حال کی صحیح تعبیر یہ ہوئی کہ یہ قدیم صورت تھی کہ رائی جب

تک مرآۃ کے سامنے ہے مرئی ہے اس کے ہٹتے ہی مرئی ہونا مفقود
مگر جدید ترجمہ نے ثابت کر دیا کہ مرئی ہونے کے لیے اب ذی صورت
کا سامنے ہونا ضروری نہیں ہے اس لیے کہ ویڈیو میں عکس کی اصل محفوظ
کر لی جاتی ہے اور جب چاہو دیکھی جا سکتی ہے اور ٹی وی سے بھی کیمرے
کے ذریعہ عکس کو کھینچ کر اسے مختلف اطوار میں منتقل کر کے عکس دکھایا
جا سکتا ہے اور جب یہ چیز مشاہدے میں آ چکی تو اس سے انکار بھی
ممکن نہیں کہ اس میں جعل انسانی دخیل ہے بخلاف عکوس آئینہ کے ان میں
جعل انسانی دخیل نہیں تو بعینہ عکس کہنا بھی مشکل اور آئینہ پر قیاس بھی باطل اور
اس راہ میں خود فاضل ممدوح کا لکھا حائل وللہ الحمد ولہ الحجۃ السامیہ اب ایک
ہی سبیل ہے کہ ان عکوس کو آئینہ کے عکوس سے جدا جانیں اور ان میں
جعل انسانی کا دخل تو خود ان کو مسلم ہے اور مغائر ہونے کا اقرار بھی مماثلت
بتانے کی کوشش بسیار کے باوجود ان کے قلم سے ہو جاتا ہے چنانچہ وہ مزید
۵ میں لکھتے ہیں کہ یہ صحیح ہے کہ کیسٹوں میں ٹیپ شدہ ریزے نہ عکوس ہیں نہ تصاویر
لیکن ان ریزے میں یہ صلاحیت ہے کہ ٹی وی بکس میں لگا ہوا آلہ ان کو ذی صورت
کے عکوس میں منتقل کر کے اپنے آئینے سے ظاہر کر دیتا ہے یہ ذی صورت
کے عکوس میں منتقل کرنا بالکل فعل انسان ہے اور قطعی تصویر سازی ہے
پھر بھی آئینہ کے عکوس پر قیاس سلامت ہے حالانکہ آئینہ میں عکس
انسان بناتا نہیں ہے پھر یہاں عکس آئینہ سے مغائرت یوں بھی ہے کہ ٹی وی

---

۴۴ بخلاف ریزے کے کہ وہ ذی صورت کے ساتھ قائم ہے لہٰذا یہ جو فاضل نے فرمایا
اس کو یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ گراموفون وغیرہ کی ایجاد سے پہلے ہم کسی کی آواز اسی وقت تک سن
سکتے تھے جب تک وہ بولتا ہے الخ وللہ الحمد ولہ الحجۃ السامیہ

ہیں پہلے عکس بنتا ہے پھر اس شیشہ سے نظر آتا ہے جیسے آپ آئینہ فرماتے
اور آئینہ میں ایسا نہیں ہوتا۔*

ہمارے فاضل گرامی آگے فرماتے ہیں جیسے ہر ناتراشیدہ پتھر میں بالقصہ
جاندار کا مجسمہ ہونے کی صلاحیت ہے مگر صرف اس صلاحیت کی بناء
پر اسے نہ بالفعل مجسمہ کہا جا سکتا ہے اور نہ اس پر مجسموں کے احکام نافذ
کر سکتے ہیں درست ہے مگر یہ تو فرمائیے کہ اس کا مدعی کون ہوا کہ ناترا
شیدہ پتھر مجسمہ بننے سے پہلے مجسمہ ہے اور اس کے وہی احکام ہیں
جو مجسمے کے ہیں اور اگر کوئی اس کا مدعی نہیں ہے تو یہ بات کہنے سے کیا
حاصل ہاں اتنی بات ضروری بتاتے چلیے کہ بت بنانے کے لیے پتھر
رکھنا تراشنا جائز ہے یا ناجائز۔ جائز ہے تو کیا وجہ ہے کہ آدمی کے
قصد کو یہاں نظر انداز کیا گیا حالانکہ ہم سب کے سید و سردار سرکار ابد قرار
علیہ التحیۃ والثنا کا ارشاد ہے انما الاعمال بالنیات وانما لامری مانوی
اور اسی حدیث جلیل سے اخذ کر کے علماء نے قاعدہ کلیہ ارشاد فرمایا۔

---

* اور ریز کو گراموفون کی آواز پر قیاس کرنا صحیح نہیں کہ وہ آواز آواز کنندہ کی
صفت نہیں بلکہ ملا منکیف کی صفت ہے ہوا ہو یا پانی وغیرہ مواقف میں ہے
الصوت کیفیتہ قائمۃ بالھوا۔ آواز کنندہ کی حرکت الٰہی سے پیدا ہوتی
رہی لہٰذا اس کی طرف اضافت کی جاتی رہی اور جب کہ وہ آواز کنندہ
کی صفت نہیں بلکہ ملا میکیف سے قائم ہے تو اس کی موت کے بعد بھی
باقی رہ سکتی ہے۔ الکشف شافیھا السیدی الجد امام اہل سنۃ احمد رضا قدس سرہٗ

الامور بمقاصدھا اور ناجائز ہے تو اسی طرح اپنے ویڈیو کی ٹیپ
شدہ ریز بزعم خود کو ناجائز کیوں نہیں کہتے یہاں سے ظاہر ہوا کہ حکم حرمت
کچھ بالفعل جاندار کی صورت ہی میں منحصر نہیں بلکہ جو اس کا وسیلہ ہوگا
وہ بھی حرام ہوگا اگرچہ صورت بننے سے پہلے اس پر صورت جاندار کے احکام
مخصوصہ نافذ ہوں۔ وللہ الحمد پھر صورت و مجسمہ بننے سے پہلے اس کے احکام
جاری نہ ہوں تو نہ ہوں مگر صورت بننے کے بعد تو وہی احکام جاری ہوں گے
اور ویڈیو اور ٹی وی کے عکوس میں جعل انسانی تو جناب کو مسلم ہے تو ضرور
وہ حرام ہوں گے پھر اس دعوی سے کیا فائدہ پھر فاضل گرامی ص ۹ میں
لکھتے ہیں یہ صحیح ہے کہ عکوس و ظلال اپنے ارباب کے تابع ہیں جس طرح
کہ رائی جبتک مرآۃ کے سامنے ہے مرئی ہے اس کے ہٹتے ہی اس
کا مرئی ہونا مفقود بس مرآۃ ہی مرآۃ مرئی ہے ویڈیو سے قطع نظر ٹی
وی کے عکوس کا بھی یہی حال ہے الی قولہ اس کے کیمرے کے سامنے سے
ہٹتے ہی اس کا مرئی ہونا مفقود ہو جاتا ہے بس ٹی وی ہی ٹی وی مرئی رہ جاتا
ہے ڈائرکٹ والی صورت میں ہوتا یہ ہے کہ مثلاً آپ کیمرے کے سامنے
کھڑے ہو گئے اس کے ذریعہ آپ کے ریز ٹی وی ٹاور تک پہنچ گئے۔
ٹی وی ٹاور نے انھیں ٹی وی بکس تک پہونچا دیا اور پھر ٹی وی بکس کے آلات
نے انھیں متحرک عکوس کی شکل میں ظاہر کر دیا اس کا بھی حاصل وہی آئینہ
پر قیاس ہے جو بار ہا رد ہو چکا پھر گزارش ہے کہ یہ قیاس ممنوع ہے
اولاً آئینہ میں ریز بے صنع انسان پڑتی ہیں اور کیمرے میں بے صنع انسان نہیں
پڑتیں۔ ثانیاً آئینہ میں جو ریز پڑتی ہیں وہ ذی صورت کے تابع ہوتی ہیں
اور کیمرہ جو محفوظ کرتا بھیجتا ہے وہ ذی صورت کے تابع نہیں ہوتا ورنہ

بے شرط مقابلہ عکس نہ بنتا تو یہ وہ ریز ہی نہیں جو آئینہ میں پڑتی ہے بلکہ اس
سے جداگانہ کوئی بلا ہے اور اس پر شاہد عدل ہے کہ کیمرے کے ذریعے
جو تصویر لی جاتی ہے اس میں محض ذی صورت کی شعاع کافی نہیں ہوتی بلکہ
اس میں روشنی کیمیائی تاثیر شامل ہوتی ہے۔ یہ عام کیمروں کا حال ہے اور
ٹی وی کے کیمرے میں بہت زیادہ روشنی درکار ہوتی ہے تو جب اس
میں روشنی کی تاثیر بھی شامل ہوگئی تو اب ذی صورت کی شعاع نہ رہی بلکہ
اس سے جداگانہ شے بن گئی جن کے بننے میں صنع انسانی کا دخل ہے تو
اسے آئینہ ٹی وی کے عکوس کی اصل قریب بتانا غلط ہے ثالثاً ٹی وی کے
وہ ریز خود عکس نہیں بنتے بلکہ ٹی وی کے آلات انہیں عکس میں بدلتے ہیں۔
اگر وہ آلات نہ ہوں تو ٹی وی کے شیشہ پر کچھ نظر نہ آئے اور آئینہ میں ذی
صورت کی شعاعیں کسی آلہ کی محتاج نہیں ہوتیں جو انھیں عکس میں بدلے تو آپ
ہی کا قول کھلا اقرار ہے کہ ٹی وی کی یہ ریز نہ ذی صورت کی ریز ہیں نہ ٹی وی
کا شیشہ آئینہ نہ اس میں چمکتا عکس عکس آئینہ بلکہ قطعاً اس کے بننے میں
جعل انسانی دخیل ہے اور اس عکس کو ذی صورت کے تابع بتانا غلط کہ ذی
صورت کے تابع وہی عکس ہے جو بشرط مقابلہ ذی صورت بے جعل جاعل
آئینہ سے نظر آئے نہ کہ وہ جسے انسان بنائے تو یہ کہنا کہ ٹی وی کے عکوس
بھی بنیادی طور پر اپنے ارباب ہی کے تابع ہوئے نادرست اور جب
صنع انسانی کا دخل عکس میں موجود تو آئینی مماثلت جو فاضل گرامی نے یوں ظاہر
کی کہ اب آپ جب کیمرے کے سامنے سے ہٹ گئے تو ٹی وی تک ریز پہنچنے
کا سلسلہ ٹوٹ گیا۔ لہذا ٹی وی سے آپ کا عکس غائب ہوگیا باوجود صنع
انسانی جواز کے لیے ہرگز کافی نہیں وللہ الحمد ص۳۔ اور جب ٹی وی کے عکوس

ہی کے مثل عکوس آئینہ ہونے میں کلام ہے تو ویڈیو کے عکوس کو عکوس
آئینہ کے مثل کیونکر مان لیا جائے جب کہ وہاں آئینہ کے عکس سے مغایرت
اور بھی زیادہ موجود ہے چنانچہ فاضل گرامی ویڈیو کے بارے میں خود فرماتے
ہیں۔ اب ٹی وی پر ظہور عکس میں ان عکوس کی اصل بعید یعنی ذی صورت
کے وجود کی بھی ضرورت نہ رہ گئی اور یہ ہم پہلے ہی عرض کر چکے ہیں کہ ذی صورت
کے ریز کہ اس کے تابع ہیں وہ بغیر ذی صورت ہو ہی نہیں سکتے تو انھیں ٹیپ کرنا
کیونکر متصور ہے اور یہ بھی ہم نے پہلے ہی بتا دیا کہ عکس آئینہ کی اصل وہی
ذی صورت ہے نہ کہ وہ ریز جو عکس آئینہ کے ساتھ متحد بالحقیقۃ ہیں تو فاضل
نے خط کشیدہ جملہ سے پہلے جو کہا کہ ویڈیو کی ایجاد سے صرف اتنا ہوا کہ
ٹی وی بکس تک بے روک ٹوک پہنچنے والے ریز کو ٹیپ کر لینے کی صورت
نکال لی گئی اور چونکہ یہی ریز آئینہ ٹی وی کے عکوس کی اصل قریب ہیں تو جب
ان کے محفوظ کر لینے کی صورت پر قابو پالیا گیا الخ بارہا رد ہو چکا وللہ الحمد
پھر فاضل گرامی ص۱۰ میں فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ بڑی ناقابل فہم اور
ناقابل تسلیم بات ہے کہ اگر ریز بے روک ٹوک ٹی وی میں پہنچیں تو ٹی وی
کے متحرک عکوس عکوس رہیں اور اگر یہی ریز روک کر پہنچائے جائیں
تو یہ عکوس نہ رہیں وہ عکس جو تصویر ہے اور وہ عکس جو تصویر نہیں ہے
ان کے درمیان مابہ الامتیاز خود ان عکوس کی پائیداری و ناپائیداری ہے
ریز کو ٹیپ کر لینے سے عکس تصویر نہیں بن جائے گا اس عبارت میں جو
الزام ہے وہ ہم پر نہیں آتا کہ ہمارے نزدیک کوئی فرق عکس و صورت
میں نہیں دونوں ایک ہیں اور دونوں کا بنانا حرام ہے اور پائیدار و ناپائیدار
کا تفرقہ ثابت کرنا ہمارے فاضل کے ذمہ ادھار ہے بحمدہ تعالیٰ فاضل

گرامی کے دسوں مفروضات کا جنھیں انھوں نے تواضعاً معروضات فرمایا ہے جواب بحسن وخوبی تمام ہوا وللہ الحمد علی التمام ان کے بعد ہمارے فاضل گرامی زید مجدہ السامی نے کچھ جملے تحریر فرمائے ہیں جن کا جواب دینا تو در کنار ہم انھیں نقل بھی نہیں کرنا چاہتے البتہ ان کے سوالات کے جوابات حاضر کرتا ہوں علامہ ممدوح کا پہلا سوال ہے۔

ویڈیو کیسٹ میں ٹیپ شدہ پائیدار ریزہ کا تصویر ہونا ثابت کیجئے اور ثابت نہ کرنے کی صورت میں ان غیر جاندار ریزہ کو ٹیپ کر لینے کی حرمت کی دلیل پیش کیجئے۔

الجواب نمبر۱۔ میں اس بات کا مدعی ہی کب ہوں کہ آپ کے ویڈیو کیسٹ میں ٹیپ شدہ محض تصویر ہے کوئی اور شے نہیں۔ میں تو جناب کے اس دعوی کا مانع ہوں کہ ویڈیو کیسٹ میں وہ ریزہ محفوظ ہوتے ہیں جو آئینہ میں پڑکر منعکس ہو جاتے ہیں میرے الفاظ پھر سنیے آپ کے دعوی ویڈیو کیسٹ میں نہ تصویر ہوتی ہے نہ عکس اس میں صرف ریزہ ہوتے ہیں۔ کی ممانعت میں کہا اس پر معروض ہے کہ اگر اس میں تصویر نہیں ہوتی تو اس میں ریزہ بھی نہیں ہوتے الی قولنا ضروری ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں شعاع صورت پکڑے اگر چہ وہ اس قدر چھوٹی ہو کہ بے خورد بین کے دکھائی نہ دے یا شعاع چھوٹے نقطوں میں متشکل ہو جائے بہر حال یہ دعوی کہ اس میں صرف ریزہ ہوتے ہیں ممنوع ہے کہ خلاف مشاہدہ ہے نیز کہا اور ویڈیو میں جو کچھ محفوظ ہوتا ہے وہ فاضل گرامی کے طور پر ریزہ ہوں یا چھوٹی صورت یا نقطے یا کوئی بلا ہو میری ان عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ ویڈیو میں محفوظ شے یا صورت خوردہی یا چھوٹے چھوٹے نقطے یا

کچھ اور مگر وہ محفوظ آئینہ کی ریزہ نہیں ہے اور جب میں علی التعیین اس محفوظ شدہ کو صورت نہیں کہتا تو مجھ سے سوال کہ تصویر ہونا ثابت کیجئے۔ کیا معنی شاید جناب نے یہ سمجھا ہے کہ وہ عکوس مصنوعہ جبھی حرام ہوں گے جب ویڈیو کیسٹ میں تصویر ہونا ثابت ہو جائے مگر ایسا نہیں وہ جو ویڈیو کیسٹ میں محفوظ ہے آخر کار سائنسی آلات کی کارفرمائی سے صورت بن کر ٹی وی سے نظر آتا ہے تو اس سے جو بنتا ہے وہ بھی حرام اور یہ محفوظ شدہ بھی حرام کہ اس صورت میں حرام کا وسیلہ اور مادہ ہے۔ لان الامور بمقاصدها کما صرح به العلماء وقد مر من قبل والله تعالیٰ اعلم۔

نمبر۲ ہمارے فاضل کا دوسرا سوال ہے کہ ناپائیدار عکوس کے ظہور میں اگر جعل انسانی دخیل ہوں تو وہ حرام ہیں اس کو نصوص سے مدلل ومبرہن فرمائیے میں نے آئینہ کو (جس میں عکس کا ظہور بے جعل جاعل ہوتا ہے) حرام کب کہا ہے مجھ سے یہ سوال ہو رہا ہے تو میں اس عکس کو جس کے بننے میں صنع انسانی دخیل ہو حرام کہتا ہوں اور آئینہ پر قیاس کو رد کرتا اور پائیدار و ناپائیدار کا تفرقہ تصویر سازی میں نہیں مانتا جو آپ ثابت نہ فرما سکے واللہ تعالیٰ اعلم ہمارے فاضل گرامی کا تیسرا سوال ہے ثابت کیجئے کہ جہاں جہاں نصوص میں تصاویر و تماثیل کا لفظ آیا ہے اس سے اس کا حقیقی معنی مراد نہیں کیوں نہیں بے شک حقیقی معنی مراد ہے اور وہ معنی عام جو صورت و عکس دونوں کو شامل ہے تو دونوں کا بنانا حرام ہے اور آپ کے اس اندازہ مذکورہ سے ادعائے حقیقت محض نامتصور اور اس سے عام نصوص میں دعوی خصوص قطعاً نامعتبر کما مر فیها مر والله تعالیٰ اعلم۔ ہمارے فاضل گرامی کا چوتھا سوال ہے۔

(صفحہ نمبر ۳۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

سوال۔ ویڈیو کیمرے کے ذریعے کس طرح کی کوئی تصویر نہیں بنائی جاتی بلکہ شعاعوں کے واسطہ سے ٹیلی ویژن اسکرین سے صورت بنائی جاتی ہے۔

جواب:۔ ہر طرح سے جاندار کی تصویر ناجائز ہے خواہ وہ جس طرح بنائی جائے ہمیں صنعت سے غرض نہیں گناہ گناہ ہے وہ جس طرح سے کیا جائے۔

عذر گناہ بدتر از گناہ

بعض فوٹو کے شوقین کہتے ہیں کہ فلاں بڑے عالم دین کی فوٹو فلاں فلاں جلسہ میں کھینچی گئی اور فلاں فلاں اخبار میں ان کی فوٹو بار بار دیکھی گئی وغیرہ وغیرہ۔ اگرچہ یہ عذر بدتر از گناہ کے قبیل سے ہے تاہم ہمارے دور کے بڑے عالم دین جنہیں دنیا اپنے دور کا غزالی (رحمۃ اللہ علیہ) کہتی ہے آپ کی جلسوں میں کھینچی جانے والی فوٹو کا حال حضرت مولانا ابو داؤد محمد صادق گوجرانوالہ (مدظلہ) سے سنیئے۔

ماہ شوال ۱۴۱۶ھ کے "السعید" میں مدیر اعلیٰ السعید صاحبزادہ سید حامد سعید کاظمی نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضرت مولانا ابراہیم رضا خان بریلوی نبیرہ اعلیٰ حضرت تشریف لا رہے تھے بریلی شریف کے کسی بھی شہزادے کی تشریف آوری پر اباجی قبلہ کی وارفتگی محبت اور عقیدت دیدنی ہوتی تھی بہرحال ملتان ریلوے اسٹیشن پر اباجی قبلہ احباب کے ساتھ ان کی پذیرائی کے لیے پہنچے اس وقت مفتی غلام مصطفےٰ رضوی صاحب طالب علم تھے انھوں نے ایک کیمرے سے اس موقع کی تصویر اتار لی، جب مدرسہ واپسی ہوئی اور اباجی قبلہ کے علم میں یہ بات آئی تو اباجی نے اس بات پر نہایت غصے کا اظہار فرمایا اور بہت بری طرح ڈانٹنا شروع کر دیا۔

عواب مفتی انوار العلوم ملتان

واقعہ مذکورہ میں آستانہ عالیہ بریلی شریف سے حضرت غزالی زماں علیہ الرحمۃ کی وارفتگی محبت و عقیدت کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا کہ اس تصویر سازی و فوٹو بازی کے سخت خلاف تھے اس لیے تصویر اتارنے پر آپ نے نہایت غصے کا اظہار فرمایا۔

مولانا محمد سعید احمد مجددی گوجرانوالہ نے بھی اس کی تائید میں ایک واقعہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت علامہ احمد سعید صاحب کاظمی ہمارے ہاں ایک تقریب میں تشریف لائے ہوئے تھے اس موقع پر جب آپ سے گروپ فوٹو بنوانے کے لیے عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ نہ ممکن ہے ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا۔ عرض کیا گیا کہ جب دوران جلسہ آپ کی تصویر اتار لی گئی ہے تو اب کیا حرج ہے فرمایا یہ تو جہی میں خلاف مرضی ایسا ہو گیا اب گروپ فوٹو میں چونکہ رضامندی شامل ہو گی اس لیے فوٹو نہیں بنواؤں گا۔

مولانا مجددی نے شیخ القرآن علامہ عبد الغفور صاحب ہزاروی علیہ الرحمۃ کے متعلق بھی بیان کیا کہ آپ لاہور میں ایک جگہ جلسہ سے خطاب کر رہے تھے کہ اچانک کسی نے تصویر اتار لی۔ اس پر ایک صاحب نے رقعہ بھیجا کہ آپ اتنے بڑے عالم ہیں اور تصویر اتروائی ہے اس پر آپ نے فرمایا کہ واقعی تصویر ناجائز اور گناہ ہے اور میں گناہ کو جائز قرار نہیں دے سکتا لیکن جس نے تصویر اتاری ہے اس نے از خود ایسا کیا ہے میری اجازت و مرضی سے یہ کام نہیں کیا۔

سبحان اللہ! حضرت علامہ کاظمی اور علامہ ہزاروی رحمۃ اللہ علیہما نے کیا احتیاطی پہلو اختیار کیا ہے اور کس قدر وضاحت سے تصویر سازی و فوٹو بازی کا ناجائز و گناہ ہونا واضح فرمایا ہے کاش وہ علماء و مشائخ بھی ایسی احتیاط تقویٰ اور حق بیانی کا مظاہرہ فرمائیں۔۔۔۔۔ جو مساجد و محافل میں بڑی لاپرواہی و بے احتیاطی کے ساتھ تصویر سازی و فوٹو بازی کی قباحت کے مرتکب ہوتے ہیں۔

والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

یہ امر بھی ملحوظ خاطر رہے کہ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تصویر سازی و فوٹو بازی کی حرمت و مذمت میں متفرق فتاویٰ مبارکہ کے علاوہ دو مستقل کتابیں تصنیف فرمائی ہیں "عطایا القدیر فی احکام التصویر" اور "شفاء الوالہ فی صور الحبیب ونعالہ" جب کہ غزالی زماں کا فتاویٰ اعلیٰ حضرت کے متعلق ارشاد ہے کہ اعلیٰ حضرت کے فتوے پر تنقید ہم سے برداشت نہ ہوئی یہ مدرسہ "انوار العلوم" اعلیٰ حضرت کے نظریات حقہ کا علمبردار ہے ہم کیا ہیں؟ جو کچھ ہیں اعلیٰ حضرت ہیں۔ سب کچھ انہیں کا صدقہ ہے ہم انہیں کے ریزہ خوار ہیں ہم انہیں کے نام لیوا ہیں جو شخص اعلیٰ حضرت کے نظریات و تحقیقات شریفہ سے متفق نہیں ۔۔۔۔۔ ہم اسے برداشت نہیں کر سکتے۔ ہمارے مسلک میں ایسے شخص کی کوئی گنجائش نہیں ہم سب اہلسنت اعلیٰ حضرت ہی کی عظمت فکر کے مدح خواں ہیں اور جو علماء اہلسنت میدان تحقیقات میں جولانیاں دکھاتے یا فضائے تحقیق میں پرواز کرتے ہیں یہ اعلیٰ حضرت ہی کے فیوضات ہیں جن سے کوئی سنی عالم بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

(کتاب "الشاہ احمد رضا بریلوی" از مفتی غلام سرور قادری سعیدی)

اپنا عظیم مقام رکھنے کے باوجود غزالی زماں علیہ الرحمۃ کی آستانہ عالیہ بریلی شریف و تاجدار بریلی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی سے آپ کی عقیدت و محبت اور فتاویٰ رضویہ کی آپ کے نزدیک جو اہمیت اور قدر و قیمت ہے آپ کے مذکورہ ارشادات سے بخوبی اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے جن میں سے اعلیٰ حضرت کا حرمت تصویر کے متعلق فتویٰ بھی بہت اہمیت رکھتا ہے اور دور حاضر میں اس فتویٰ مبارکہ پر عمل اور اس کی تبلیغ کی بہت ضرورت ہے کیونکہ اس وقت فوٹو بازی

ایک فتنہ عظیم اور بے حیائی و فحاشی کے فروغ کا بہت خطرناک ذریعہ بن چکی ہے جب کہ اسلام و پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے ہی اس فتنہ کا دروازہ بند کر دیا تھا یاد رہے کہ حضرت علامہ کاظمی و علامہ ہزاروی رحمۃ اللہ علیہما کی طرف امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب مفتی پاکستان علامہ ابو البرکات سید احمد صاحب مفسر قرآن مفتی احمد یار خان صاحب اور محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب جیسے تمام اکابر علماء اہلسنت اسی فتویٰ کے قائل و عامل رہے کہ تصویر سازی و فوٹو بازی حرام و گناہ ہے اور بحکم حدیث البرکۃ مع اکابرکم اتباع اکابر ہی باعث برکت ہے

(ماہنامہ السعید مئی ۱۹۹۶ء ص ۴۲-۴۱)

اپیل اویسی غفرلہ

پاکستان میں تین بزرگوں (حضرت علامہ سید ابو البرکات صاحب۔ حضرت محدث اعظم علامہ محمد سردار احمد صاحب۔ حضرت غزالی زماں علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہم کے تلامذہ بکثرت ہیں اور مذکورہ بالا تینوں حضرات فوٹو وغیرہ کے سخت مخالف تھے اب ان کے تلامذہ علماء و مشائخ حضرات سے اپیل ہے کہ دور حاضرہ میں اس مسئلہ میں بہت بڑے سخت جہاد کی ضرورت ہے آپ حضرات کشتی اسلام کے اپنے دور کے کشتی بان ہیں اگر آپ حضرات عملی طور پر اور سختی سے خود اور اپنے حلقہ اثر میں اس موذی مرض کا قلع قمع کرنا چاہیں تو نہ صرف ممکن بلکہ حقیقت ہے اگر آپ خود بھی اس مرض کا شکار ہو گئے تو پھر کشتی اسلام کا خدا حافظ۔

نوٹ جو حضرات فقیر کے ساتھ اس جہاد میں شریک ہیں تو اطلاع بخشیں تاکہ مدینہ طیبہ میں گنبد خضرا پر حاضری کے وقت

بارگاہ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کا اسم گرامی پیش کر سکوں۔

عجیب انکشاف

فوٹو کے مجوزین چند ایک ہیں جنہیں علمی، مذہبی حیثیت کچھ بھی حاصل نہیں شہرت پسندی کے سوا اور کوئی خدمت اسلام مد نظر نہیں اور یہ جواز بھی نئی روشنی کے کرشمے ہیں کہ اس نے علم دین کے دعویداروں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے فضلائے دیو بند جنہیں اپنے اکابر سے عقیدت ہے ان کے اکثر عدم جواز کے موقف پر عمل پیرا ہیں بریلوی اہلسنت چند ایک ایسے ہیں جو مودودی کے طرز عمل کو ترجیح دے کر اپنے اکابر کے موقف سے بھٹک رہے ہیں نہ صرف فوٹو بلکہ بہت سے مسائل میں مودودی کی چال چل پڑے ہیں (اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے)

بدعت سیئہ

فوٹو کھچوانے کا عشق بدعت سیئہ کی طرف کھینچ رہا ہے اس لئے کہ بدعت سیئہ یہی ہے کہ حدیث صحیح کے بالمقابل کوئی شے گھڑی جائے فوٹو بازی ان احادیث صحیحہ کے مقابلہ ہے جنہیں فقیر اس رسالہ کے اول میں مفصل لکھ آیا ہے

بدعت کا آغاز

آپ پڑھ کر حیران ہوں گے کہ اسی رواں صدی میں فوٹو بازی کا عشق سب سے پہلے ندویوں کے سر چڑھا لیکن پھر بھی وہ ان مجوزین سے اچھے تھے کہ وہ فوٹو کھچواتے تو گناہ سمجھ کر اس کے باوجود پھر بار بار توبہ کا اعلان بھی کرتے لیکن عشق وہ نشہ نہیں کہ [illegible] سے اترے توبہ ہوتی بھی رہی اور گناہ کا ارتکاب بھی ہوتا رہا اس کی تفصیل حضرت سید نور محمد قادری صاحب سے سنئے

دار المصنفین اعظم گڑھ نے مورخ، ادیب اور نقاد تو بہت پیدا کئے ہیں لیکن کوئی ایسی صاحب ایمان وایقان ہستی پیدا نہیں کی۔ جس کے قول و فعل میں ہم آہنگی ہو۔ مثلاً استاذ الکل

مولانا سید سلیمان ندوی صاحب کی تصویر عمر بھر غیر شرعی بھی کہتے رہے اور تصویریں کھنچواتے بھی رہے۔

مولانا سعید انصاری سابق رفیق دار المصنفین اعظم گڑھ تحریر کرتے ہیں۔

"میں تصویر شمسی (فوٹوگرافی) کو جائز سمجھتا ہوں علمائے مصر میں سید جمال الدین افغانی، مفتی محمد عبدہٗ اور علامہ رشید رضا تصویر کھنچواتے تھے یہ لوگ علمائے ہند سے زہد و تقدس میں اگر زیادہ نہ تھے تو کم بھی نہ تھے اس لیے ان کا عمل حجت ہے۔ اصل یہ ہے کہ اس طرح کے مسائل میں اظہار کی جرأت ہونی چاہیے جو بڑے آدمیوں میں ہوتی ہے چھوٹوں میں نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علمائے مصر نے اپنے خیال سے رجوع نہیں کیا لیکن ہندی علماء نے تاویلات کے دروازے کھولے۔ چنانچہ ابوالکلام آزاد نے تذکرہ کے دیباچہ میں تحریر فرمایا کہ تصویر کھنچوانے میں ان کے ارادے کو دخل نہ تھا اور اس کے بعد بھی ہزاروں تصویریں کھنچوائیں۔ مولانا سید سلیمان ندوی نے "توبہ نامہ" شائع کیا لیکن سیکڑوں تصویریں جلسوں میں کھنچواتے ہیں اور اس وقت توبہ بھول جاتے ہیں۔ مولوی حسین احمد اور مولوی شبیر احمد عثمانی نے تصویر کو حرام کہا لیکن عمل اس کے خلاف رہا میں اس

دوغلی کے سمجھنے سے بالکل قاصر ہوں۔ مجھے ہندی علماء میں
مولانا شبلی اور حمید الدین فراہی کا طرزِ عمل اچھا معلوم ہوتا ہے
ان لوگوں نے تصویریں کھنچوائیں لیکن تاویلیں نہیں کیں" [۱]

دوغلہ پالیسی

اس کے بعد حضرت علامہ سید نور محمد صاحب قادری نے ان مولویوں کی چند دوغلہ پالیسیاں بطور نمونہ پیش کیں اگرچہ وہ ہمارے اس موضوع سے متعلق نہیں ہیں لیکن فقیر انہیں یہاں اس لئے درج کر رہا ہے تاکہ فوٹو کھچوانے والے یقین کر لیں کہ فوٹو کھچوا کر جہنم کی آگ اور دیگر وعیدات کو سامنے رکھ کر یہ بھی تصور فرمائیں کہ وہ اس عمل کے ارتکاب سے کس گروہ میں شامل ہو رہے ہیں

مولانا سید سلیمان ندوی

مولانا سید سلیمان ندوی نے مولانا ہاشم جان سرہندی مجددی سے بیان کیا۔

"میں چند احباب کے ساتھ بمبئی سے حافظ عبدالحلیم کے یہاں سے واپس ہوا تو احباب نے سرہند شریف میں فاتحہ خوانی کے لئے اصرار کیا چنانچہ ہم سب لوگ سرہند پہنچے، مجھے چونکہ اولیاء اللہ سے کوئی خاص عقیدت نہ تھی اس لئے میں تو باہر مسجد کے احاطے والی دیوار پر جوتے پہنے ہوئے بے تکلفانہ پیر لٹکا کر بیٹھ گیا اور احباب اندر چلے گئے، تھوڑی دیر کے بعد میں کیا دیکھتا ہوں کہ درگاہ سے ایک نورانی صورت،

[۱] مرجِ صبا۔ تصنیف مولانا سعید انصاری لاہور ۱۹۵۰ء صفحہ ۲۶۰-۲۶۱

سفید ریش بزرگ میری طرف چلے آ رہے ہیں۔ مجھ پر ہیبت طاری ہو گئی کیوں کہ وہاں اس وقت کوئی نہ تھا وہ بزرگ میرے سامنے آ کر ٹھہر گئے اور فرمایا۔

"مکتوبات را خواندہ"؟

میں نے جواب دیا "خواندہ ام"

پھر فرمایا "فہمیدہ"

میں نے عرض کیا "خواندہ ام اما اندکے فہمیدہ ام"

اس سوال و جواب کے بعد مجھ پر ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ میں ہوش میں نہ رہا اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا جب احباب فاتحہ خوانی کے بعد واپس آئے تو مجھ کو اس حالت میں دیکھا کہ بے ہوش پڑا ہوں۔ منہ سے جھاگ نکل رہے ہیں۔ انھوں نے پانی چھڑکا۔ تھوڑی دیر بعد ہوش میں آیا اور سارا ماجرا سنایا،" [۲]

مولانا ہاشم جان سرہندی کے علاوہ مولانا ندوی نے یہ واقعہ پیر محمد اسحاق نقشبندی مجددی سرہندی کو بھی سنایا اور واقعہ سنانے کے بعد کہا، "میں سچ کہہ رہا ہوں کہ مجھے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے مسلمان بنایا ہے اس سے پہلے میں مسلمان نہ تھا،" [۱]

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں سید سلیمان صاحب

[۲] مواعظ مظہری تالیف پروفیسر محمد مسعود۔ کراچی ۱۹۷۰ء صفحہ ۸۰

کے مندرجہ بالا خیالات اصلی و حقیقی نہیں ہیں۔ محض سادہ لوح مجددی
بزرگوں کے دل بہلاوے کے لئے انھوں نے یہ حسین فسانہ تراش
لیا تھا حضرت مجدد کے بارے میں اُن کے حقیقی جذبات و خیالات
تو وہ ہیں جو وہ خاص خاص احباب اور عقیدت مندوں کی مقدس
مجلسوں میں اپنی زبانِ مبارک سے بیان کرتے۔ ایسی ہی ایک بابرکت
مجلس کی ایک ہلکی سی جھلک ملاحظہ ہو۔

سید صاحب کے خلیفۂ اعظم جناب غلام محمد صاحب بی اے
عثمانیہ اپنے ایک مضمون "سیرتِ سلیمانی کا عرفانی پہلو" میں تحریر
کرتے ہیں۔

"ایک محفل میں حضرت شیخ اکبر اور حضرت مجدد الف ثانی
رحمۃ اللہ علیہم کا ذکر آیا تو حضرت سیدی نے کسی گُر کی بات
بتائی ارشاد فرمایا۔۔۔
شیخ محی الدین ابن عربی نے توحید کی تعلیم پر زور دیا اور
اس کو فلسفیانہ انداز میں پیش کیا اُن کی اصطلاحات کے
ذریعے جو ضلالت پیدا ہوئی وہ توحید کی راہ سے آئی اور
لوگ "انا الحق" کے مدعی بن گئے اور حضرت مجدد الف ثانی
نے اتباعِ سنت پر زور دیا مگر ساتھ ہی نبوت کی فلسفیانہ
توضیح پیش فرمائی۔ اس کے ذریعے جو ضلالت پیش آئی
وہ نبوت کی راہ سے تھی اور "انا النبی" و "انا مہدی" کہنے
والے پیدا ہوگئے" معارف اعظم گڑھ سلیمان نمبر مئی ۱۹۵۵ء ص ۳۰۱

یعنے سید سلیمان صاحب کی نوازش سے یہ مسئلہ تو حل ہو گیا کہ
مرزا غلام احمد نے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات سے متاثر
ہو کر نبوت کا دعویٰ کیا۔ سید صاحب نے صرف اسی پر بس نہیں کی بلکہ
تصوف دشمنی میں علامہ شبلی نعمانی کی طرف ایک ایسا بیان بھی منسوب
کر دیا جسے پڑھ کر روح کانپ اٹھتی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

"ایک بار ایک صوفی اُن (شبلی نعمانی) سے ملنے آئے تو
سلسلۂ کلام میں مولانا نے فرمایا کہ اجمیر وغیرہ کے بت کدوں کو
جلا دینا چاہیے"۔ [1]

یہ بیان مولانا شبلی پر ایک صریح بہتان ہے وہ اولیائے کرام کے
فضائل اور اُن سے محبت و عقیدت کے منکر نہیں تھے۔ سید
صاحب نے یہ بیان مولانا شبلی کی وفات کے تیس سال بعد اُن کی
طرف منسوب کیا اس زمانہ میں سید صاحب نئے نئے مقدسانہ
"بھون" پہنچے تھے۔ اگر سید صاحب یہ الفاظ علامہ شبلی کی زندگی
میں اُن سے منسوب کرتے تو وہ یقیناً سختی سے اس کی تردید کرتے۔
یہ سید صاحب کے اپنے دل و دماغ اور جذبات کی ترجمانی کے سوا
کچھ بھی نہیں۔ سید صاحب کی اس تحریر کے ساتھ عصر حاضر کے ایک
عظیم ترین مفکر حضرت علامہ محمد اقبال
کے خطوط بنام مہاراجہ کشن پرشاد کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں
"۲۸ فروری کو دہلی جانے کا قصد ہے وہاں سے ممکن ہوا تو

---

[1] حیات شبلی تالیف سید سلیمان ندوی اعظم گڑھ ص ۸۲۲ بار اول

سرکارِ خواجہ میں بھی حاضر ہوں گا۔ خواجہ حسن نظامی رفیقِ راہ ہو گئے تو کیا عجب کہ

ع دلِ بے تاب جا پہنچے دیارِ پیرِ سنجر میں
میسر ہے جہاں درمانِ دردِ ناشکیبائی ،، [۵]

ب "دیارِ پیرِ سنجر کی زیارت ضرور کیجیے میں بھی ایک روز تخیلات کی ہوا پر اڑتا ہوا وہاں پہنچا تھا فضائے آسمانی سے آواز آرہی تھی

ف فرشتوں نے کانوں سے جس کو سنا تھا
ہم آنکھوں سے وہ زیر و بم دیکھتے ہیں

سرکار کو اس دیارِ فلک آثار میں بہت گذر ہے امید ہے کہ اس کے مفہوم پر روشنی ڈالی جائے گی" [۱]

ج "کچھ روز ہوئے میں نے اجمیر شریف کے پتہ پر عریضہ لکھا تھا مگر اس کے بعد اطلاع نہیں ہوئی کہ سرکارِ کعبہ مقصود تک پہنچے یا ابھی بمبئی میں تشریف فرما ہیں۔ کیا خوب ہو اگر خواجہ اجمیری اس بارگاہ (حضرت داتا گنج بخش کی درگاہ کی طرف اشارہ ہے) میں بھی حاضر ہونے کا ارشاد کریں جہاں وہ خود تشریف لائے تھے" [۲]

---

۵ روحِ مکاتیبِ اقبال۔ مرتبہ عبداللہ قریشی لاہور ۱۹۷۷ء ص ۲۲۱-۲۲۲

۱ ایضاً ص ۱۵۹ ۲ ایضاً ص ۱۲۷

حضرت خواجہ اجمیری کے بارے میں سید صاحب اور علامہ اقبال کے خیالات پڑھ کر زبان پر بے ساختہ "فکرِ ہر کس بہ ہمت اوست" جاری ہو جاتا ہے۔

سید صباح الدین عبدالرحمٰن سابق ایڈیٹر معارف

صباح الدین صاحب کی شخصیت دارالمصنفین اعظم گڑھ میں خاص اہمیت کی حامل تھی وہ قدیم و جدید کا حسین امتزاج تھے مشرقی اور مغربی علوم پر نظر رکھتے تھے لیکن تصوف کے سلسلہ میں اپنے استاذِ مکرم کی تقلید میں وہ بھی دو رنگی کے قائل تھے ۱۹۷۰ء میں لاہور تشریف لائے۔ خیال کیا کہ حضرت داتا گنج بخش کے مزارِ اقدس پر بھی حاضری ہو جائے تو اچھا ہے۔ چنانچہ مزار پر حاضر ہوئے اور اس حاضری کو اپنے سفرنامہ "پاکستان میں دو مہینے" کی تیسری قسط میں اس طرح بیان کرتے ہیں۔

"مجھ کو واپسی کی عجلت تھی، پھر بھی یہ طے کیا کہ حضرت شیخ علی ہجویری کے مزارِ اقدس پر حاضری دیئے بغیر رختِ سفر باندھنا مناسب نہیں۔ ایک روز زیارت کے لیے وہاں حاضر ہوا۔ میری ناچیز تصنیف بزمِ صوفیہ کا پہلا باب اُن ہی کے حالات سے شروع ہوتا ہے اُن کی مشہور کتاب کشف المحجوب سے بہت زیادہ متاثر ہوں میرا خیال ہے کہ اس برصغیر میں تصوف پر اس سے بہتر کتاب

ابھی تک نہیں لکھی گئی یہ اسلامی تصوف کی انجیل ہے
اس میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہی اصل تصوف ہے اُن کے
مرقدِ مبارک کے پاس سڑک کے دونوں طرف پھولوں
کی دوکانیں تھیں. جہاں سے پھول خرید کر زائرین مزار پر
چڑھاتے ہیں. میرا بھی جی چاہا کہ یہاں کے رواج کے مطابق
پھول خرید کر خراجِ عقیدت پیش کروں لیکن پھر خیال آیا
کہ حضرت شیخ علی ہجویری شریعت کے بڑے پابند
تھے. اس قسم کی قبر پرستی سے اُن کی روح خوش نہ ہوگی،،[1]

صباح الدین صاحب نے حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ
کے مزار مبارک پر پھولوں کی چادر اس لئے نہ چڑھائی کہ وہ اسے
قبر پرستی اور شرک سمجھتے تھے لیکن اس کے برعکس صباح الدین صاحب
کی واپسی اعظم گڑھ کے چند دن بعد پاکستان کی ایک علمی شخصیت
دار المصنفین اعظم گڑھ جاتی ہے اور مولانا شبلی کے مزار پر پھولوں کی
چادر چڑھاتی ہے تو صباح الدین صاحب اور اُن کے رفقاء اس
شخصیت کو اس قبر پرستی اور شرک سے منع نہیں کرتے کیوں کہ شبلی
کے مزار کی تو قبر اور اس پھول کی چادر کے چڑھاوے سے دار المصنفین
کی عزت افزائی ہو رہی تھی اور وقار میں اضافہ ہو رہا تھا یہ شخصیت
تھی شیخ محمد اکرام صاحب مصنف ،، رودِ کوثر، موجِ کوثر ، کی ان کی

دار المصنفین میں تشریف آوری کا دلچسپ حال صباح الدین
صاحب ہی کی زبانی سنیئے۔

"میرے سفر نامے کی یہ آخری قسط مطبع میں جا چکی تھی کہ
اچانک جناب شیخ محمد اکرام کا تار نیپال کے دار السلطنت
کٹھمنڈو سے ملا کہ وہ ۱۷ مئی کی شام کو اعظم گڑھ پہنچ رہے
ہیں. یہاں مئی کا مہینہ بڑا سخت ہوتا ہے. لیکن اس سخت
موسم میں دار المصنفین میں داخل ہوئے تو ایسا معلوم ہوا کہ اُن کی
تحریروں سے جو گلے اور شکوے کبھی پیدا ہوئے تھے وہ سب
جاتے رہے ہم لوگ نیاز مند ہو کر اُن کے خیر مقدم کے لئے
جھکے ہوئے تھے ...... انھوں نے دار المصنفین کے احاطہ
کو بہت پر فضا پایا. مولانا شبلی کو (Creative Genius)
کہا اُن کی قبر پر پھول چڑھائے وہ گلہ مند ہوئے کہ ان کی قبر
بہت سادہ اور کتبہ کے بغیر ہے وہ اس بات سے مطمئن نہ تھے
وہ اس کو ایک خوب صورت مقبرہ کی شکل میں پھولوں
سے لدا ہوا دیکھنا چاہتے تھے،،[1]

آپ نے دیکھا کہ جو بات لاہور میں شرک اور قبر پرستی تھی
وہ اعظم گڑھ میں باعث عزت افزائی اور جائز ٹھہری ہے

جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

---

[1] ماہنامہ معارف اعظم گڑھ جون ۱۹۷۰ء

اپنے اسلاف کے فتاوی پڑھیئے

بریلوی فتوی

حضرت سرور عالم ﷺ نے ذی روح کی تصویر بنوانا اعزازا" اپنے پاس رکھنا سب حرام فرمایا اور اس پر سخت وعیدیں ارشاد کیں اور ان کے دور کرنے مٹانے کا حکم دیا یہ تمام احادیث تمام شامل محیط کامل ہیں جن میں اصلا" کسی تصویر کسی طریقے کی تخصیص نہیں
(رسالہ مبارکہ شفاء الوالہ از اعلیحضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی ؒ)

دیوبندی فتوی

شریعت اسلامیہ میں جاندار کی تصویر بنانا مطلقا معصیت ہے خواہ کسی کی تصویر ہو خواہ مجسمہ ہو یا غیر مجسمہ اور کسی مسلمان کی تصویر بنانا اور زیادہ معصیت ہے شریعت میں تصویر کشی قطعی حرام ہے اور اس کے استعمال کو ناجائز قرار دیا ہے
(البدائع المفیدہ از مفتی محمد شفیع دیوبندی)

اہلحدیث فتوی

میں تصویر کو حرام سمجھتا ہوں
حافظ محمد گوندلوی امیر جمعیت اہلحدیث

حضرت الامیر کا بیان ہمارا مسلک ہے اور ہم اس پر کاربند ہیں اور فوٹو کھنچنا اور کھنچوانا حرام سمجھتے ہیں (ہفت روزہ اہلحدیث ٦ مارچ ١٩٧٠ء)

مودودی فتوی

فوٹو گرافی اور مصوری میں کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا اور ممانعت چونکہ جاندار اشیاء کی تصویروں کی ہے اس لئے تمام تصویریں حرام رہیں گی خواہ وہ فحش ہوں یا غیر فحش البتہ فحش تصویر میں ایک وجہ حرمت کی اور بڑھ جاتی ہے لیڈروں کی تصویریں اور جلسوں اور جلوسوں کی تصویریں کسی طرح بھی جائز نہیں خصوصا لیڈروں کی تصویر میں تو بندگان خدا کو اس خطرہ سے بہت ہی قریب پہنچا دیتی ہے جس کی وجہ سے تصویر کو حرام قرار دیا گیا (رسائل و مسائل مودودی صفحہ ١٩٠)

مذکورہ بالا فتاوی سے ظاہر ہے کہ تمام مکاتب فکر میں تصویر کھنچوانا اور کھینچنا اور اعزازا" رکھنا بالاتفاق حرام ہے اور حرام کا ارتکاب شدید گناہ ہے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث اور رحمت خداوندی سے محرومی کا موجب ہے مگر افسوس کہ اس کھلی ہوئی حقیقت کے باوجود اس چودھویں صدی کے سبھی مکاتب فکر کے مولوی مفتی، پیر اور لیڈر نام نہاد سیاست اور شہرت و نمائش کے چکر میں پڑ کر مسجدوں، مجلسوں، اور جلسوں میں اعلانیہ اس حرام کا ارتکاب کر کے نہ صرف خود معصیت میں ملوث ہوتے ہیں بلکہ عوام کے لئے بھی گمراہی بے رہروی اور بے حیائی کا دروازہ کھولتے ہیں اور اپنے فعل سے تصویریں بنانے اور بنوانے والوں کو جواز کی سند پیش کر کے دوہرے مجرم بنتے ہیں نہ صرف یہ بلکہ اسلام و نظام اسلام کی دہائی دیتے ہوئے یہ دو رخے مولوی اور لیڈر عین اس موقع پر جب اسلام کی خلاف ورزی اور تصویر کی حرمت کا ارتکاب کرتے ہیں تو اس دو عملی و دیدہ دلیری سے اسلام کی بے وقعتی ہونے کے علاوہ دلوں سے احکام اسلام کا احترام اور حلال و حرام کا امتیاز ختم ہونے لگتا ہے اور خواہ مخواہ یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ جو لوگ اس دیدہ دلیری سے حرام کا ارتکاب کرتے ہیں اور بااثر ہونے کے باوجود اس ذاتی معاملہ میں ایک معمولی کام کی اصلاح نہیں کر سکتے وہ ملکی نظام و پوری قوم کی اصلاح کیوں کر کر سکیں گے اگر یہ لوگ اس حرام سے بچنا چاہیں تو کیا بچ نہیں سکتے

آخری گزارش

فقیر نے اتنا طویل [illegible] اس لئے [illegible] حاضرہ میں فوٹو کھینچنا اور کھچوانا ایک [illegible] مشغلہ [illegible] پہلے یا بعد [illegible] کی فوٹو کھینچنے [illegible] یعنی یہ گناہ بیرہ [illegible] گیا ہے یہ قصور عوام کا [illegible] علماء و مشائخ ہیں جو [illegible] گناہ سمجھنے کے باوجود فوٹو کھنچواتے ہیں حالانکہ ان کا فرض بنتا ہے کہ وہ خود بھی اس گناہ سے بچیں اور عوام کو بھی منع کریں ورنہ کل قیامت میں جب وہ اپنے [illegible] عوام کی غلطیوں کے بارے میں محاسبہ ہو گا تو اس وقت سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا بہتر ہے کہ آج ہی خود کو بھی اور عوام کو بھی سمجھالیں۔ وما علینا الا البلاغ

هذا آخر ما رقمہ قلم الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ بہاول پور (١٥ محرم ١٤١٧ھ ٣ جون ١٩٩٦ء) بروز اتوار صبح ۹ بجے

مفسرِ قرآن
فیضِ ملت
حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ کی تصانیف
معراج مصطفیٰ
تاریخ محبوب مدینہ
شہد سے میٹھا نام محمد
تفسیرِ اویسی
ذکرِ اویس
ذکرِ سیرانی
انگوٹھے چومنے کا ثبوت
حاضر وناظر کا ثبوت
نماز جنازہ کے بعد دعا کا ثبوت
اذان برقبر
کفنی لکھنا
وہابی دیوبندی کی نشانی
تبلیغی جماعت کے کارنامے
تبلیغی جماعت کا شناختی کارڈ
دیوبندی بریلوی فرق
بڑھیا کا بیڑا
خطبہ اویسیہ
شیعہ کا متعہ
آئینہ شیعہ نما
شرح حدائقِ بخشش
علمِ رسول
ندائے یا رسول اللہ
نعلین مبارک کے فضائل
مدحتِ رسولِ محتشم
مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور